قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

﴿سورة المؤمن: ٦٠﴾

آدابِ دعاء

مرتبین

الشیخ محمد منیر قمر

غلام مصطفیٰ فاروق

www.KitaboSunnat.com

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

آدابِ دعاء

مرتبین

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر

مولانا غلام مصطفیٰ فاروق

ناشر

توحید پبلیکیشنز،بنگلور(انڈیا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

حقوقِ اشاعت بحقِ ناشر محفوظ ہیں

❖ نامِ کتاب: آداب دعاء
❖ مرتبین: شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
مولانا غلام مصطفیٰ فاروق
❖ کمپوزنگ: عدنان قمر، نبیلہ قمر
❖ طبع دوم: ۱۴۲۶ھ ، ۲۰۰۵ء
❖ تعداد: ۲۰۰۰
❖ ناشر: توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)
❖ قیمت:

❁ ہندوستان میں ملنے کے پتے ❁

1-توحید پبلیکیشنز، ایس آر.کے.گارڈن
فون:۲۶۶۵۰۶۱۸، بنگلور۔۵۶۰ ۰۴۱
2-چار مینار بک سنٹر
چار مینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰ ۰۵۱
3-دارالتوعیۃ
اسلامی سی۔ڈیز، کیسیٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر:۷، فرسٹ کراس، چار مینار مسجد روڈ
فون:۰۸۰۔۲۵۵۴۹۸۰۴
شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱
4-میسور، فون:۲۴۹۲۱۲۹

1-Tawheed Publications,
S.R.K.Garden,Phone#
26650618
BANGALORE-560 041
2-Charminar Book Center
Charminar Road,Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
3.Darul Taueyah
Islamic Cassettes,Cd's & Book
House,Door#7,Ist Cross
Charminar Masjid Road
Sivaji Nagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804
4-Tel:2492129,Mysore.

Emailto:tawheed_pbs@hotmail.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

تقدیم 9
دعاء کی اھمیت و فضیلت 12
اقسامِ عبادات 12
دعاء کے بارے میں حکمِ الٰہی 14
اہمیت دعاء 16
دعاء افضل عبادات 16
دعاء نہ کرنے پر اللہ کی ناراضگی 17
دعاء اللہ ہی سے مانگنا 18
دعاء کے آداب 21
شرائطِ قبولیّتِ دعاء 22
① اکل حرام سے اجتناب 22
② خلوصِ کامل اور حضورِ قلب 23
③ فرائض کی ادائیگی اور کبائر سے اجتناب 25
آدابِ دعاء 26
(۱) طہارت ووضوء 26
(۲) استقبالِ قبلہ 27
(۳) دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھانا 28
ملاحظہ 29
(۴) ہاتھ اٹھانے کی کیفیّت 30
(۵) حمد وثناء اور درود وسلام سے ابتداء 31
(۶) توبہ واقرار گناہ 32

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۷) اعمالِ صالحہ کا وسیلہ	33
(۸) اسماء الحسنیٰ کے ساتھ دعاء	34
ایک وضاحت	36
(۹) پہلے اپنے لیئے دعاء	37
(۱۰) جامع دعاء	38
(۱۱) مخفی طریقہ سے دعاء	39
(۱۲) دعائیہ کلمات میں اصرار و تکرار	40
(۱۳) کثرت سے دعاء کرنا	41
(۱۴) مسنون الفاظ سے دعاء	43
(۱۵) معصیّت و گناہ کی دعاء نہ کرنا	43
(۱۶) قبولیّتِ دعاء کیلیئے بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا	45
(۱۷) دعاء میں شرط نہ رکھنا	47
(۱۸) امام کا اجتماعی دعاء میں اپنے آپ کو خاص نہ کرنا	48
ملاحظہ	48
(۱۹) حد سے تجاوز و مبالغہ آمیزی نہ کرنا	49
تجاوز کرنے کی گیارہ (۱۱) صورتیں	50
(۲۰) صالح لوگوں سے دعاء کی درخواست کرنا	51
(۲۱) موت کی دعاء نہ کرنا	52
(۲۲) رونا اور آنسو بہانا	53
(۲۳) دنیا میں ہی سزا طلب نہ کرنا	54
(۲۴) اپنے اور اپنے اہل و مال کے خلاف بد دعاء نہ کرنا	55
(۲۵) کسی معین شخص کے خلاف بد دعاء نہ کرنا	56

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۲۶) گالی نہ دینا 59
(۲۷) دعاء کے آخر میں آمین کہنا 62
(۲۸) دعاء (خصوصاً قنوت) کے بعد چہرے پر ہاتھ نہ پھیرنا 62

اوقاتِ اجابت وقبولیّتِ دعاء 63

(۱) حالتِ سجدہ 64
(۲) ہر رات کی ایک مخصوص ساعت 64
(۳) نیم شب (آدھی رات) 64
(۴) رات کا آخری تہائی حصّہ 65
(۵) رات کو اچانک بیداری کے وقت 66
(۶) بوقتِ آذان 67
(۷) بوقتِ اقامت 68
(۸) آذان واقامت کے مابین 69
(۹) لیلۃ القدر 69
(۱۰) گھمسان کی جنگ کے وقت 71
(۱۱) جہاد کے لیئے صف بندی کے وقت 71
(۱۲) دورانِ بارش 72
(۱۳) جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی 73
(۱۴) جمعہ کی رات (جمعرات اور جمعہ کے درمیان والی) 74
(۱۵) فرض نماز کے بعد 74
(۱۶) تلاوتِ قرآن کے بعد 75
(۱۷) دینی اجتماع میں 75
(۱۸) یومِ عرفہ (۹ ذوالحجہ) 76

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۹) سحری کے وقت	77
(۲۰) جب امام وَلَا الضَّآلِّيْن کہے	77
(۲۱) مرغ کی بانگ سنتے وقت	78
(۲۲) طواف کی دو رکعتوں کے بعد	79
(۲۳) آبِ زمزم پیتے وقت	79
مستجابُ الدعوات لوگ	80
(۱) والدین	80
(۲) نیک اولاد کی دعاء	80
(۳) مظلوم و مجبور	81
(۴) مسافر	82
(۵) روزہ دار	82
(۶) خوشحالی میں بکثرت دعائیں کرنے والے کی دعاء تنگدستی میں	83
(۷) مریض کی دعاء	83
(۸) آیت کریمہ پڑھ کر دعاء کرنے والے کی دعاء	83
(۹) امامِ عادل (نیک حاکم)	84
(۱۰) اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والا	84
(۱۱) کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعاء کرنے والا	85
(۱۲) آذان کا جواب دینے کے بعد دعاء کرنے والا	85
(۱۳) حاجی کی دعاء	86
(۱۴) عمرہ کرنے والے کی دعاء	86
(۱۵) مجاہد فی سبیل اللہ کی دعاء	86
(۱۶) رزق حلال کھانے والے کی دعاء	86

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

غیر مستجابُ الدعوات لوگ 87
(۱) غلط عقیدے والا یا مشرک 87
(۲) غیر مخلص و غافل دل شخص 87
(۳) جس کی روزی حلال نہ ہو 87
(۴) وہ شخص جو فرائض و واجباتِ دینیہ کی ادائیگی نہ کرتا ہو 87
(۵) بدچلن و بدکردار بیوی کا شوہر والا ۔(دیّوث) 87
(۶) مالی معاملات میں لاپرواہی برتنے والا 89
(۷) مال ودولت نااہل لوگوں کے سپرد کرنے والا 91
مقاماتِ قبولیّتِ دُعاء 95
(۱) بیت اللہ شریف کے اندر 95
(۲،۳) صفاومروہ پر 98
(۴،۵) جمرۂ صغریٰ و وسطیٰ کے پاس 99
(۶) مشعرالحرام کے پاس 99
(۷) مُلتزم (حجراسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی جگہ) 100
(۸) مطاف (جائے طواف ومسجدِ حرام) 101
(۹) مسعیٰ (صفاومروہ کے مابین جائے سعی) 101
(۱۰) میدانِ عرفات 101
(۱۱) مزدلفہ 101
(۱۲) منیٰ 101
(۱۳) مسجدِ نبوی 101
(۱۴) مسجدِ اقصیٰ 101
دعاء کے ارکان، پَر، اسباب اور اوقات 102
مصادر ومراجع 104

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ

قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ
سَیَدۡخُلُوۡنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ

تمہارے پروردگار نے کہا ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری پکار ودُعاء کو سُنتا ہوں، بیشک جو لوگ میری عبادت (دُعاء کرنے) سے تکبّر اختیار کرتے ہیں۔عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنّم میں داخل ہوں گے۔

(سورة المؤمن ،آیت ٦٠)

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ
قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ
وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ

اور جب میرے بندے آپ (ﷺ) سے میرے بارے میں پوچھیں (تو انہیں بتا دیں کہ) میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار کو سُنتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارے۔بس انہیں چاہیئے کہ وہ میرے احکام کی پیروی کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

(سورة البقرہ، آیت ١٨٦)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِینُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَأَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ .أَمَّا بَعْدُ :

دوسروں سے کلّی طور پر بے نیاز اور مستغنی ذات تو صرف اللہ الصّمد ،الحیّ القیّوم کی ہی ہے، باقی سب خصوصاً بنی نوعِ انسان اپنی زندگی کے لمحہ لمحہ میں اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کا محتاج وفقیر ہے،غنی و بے پرواہ اللہ ہےاور محتاجی ہم انسانوں کی فطرت ہے.

جیسا کہ سورۂ فاطر،آیت:۱۵میں ارشادِ ربّانی ہے :

﴿ یَـآَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴾

’’اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہواور اللہ غنی اور حمد وثناء والا ہے ‘‘.

یہی وجہ ہے کہ جب کسی پرکوئی مشکل وقت آتا ہےتو صحیح العقیدہ مسلمان بے اختیار ہاتھ اٹھا کر اللہ سے فریاد کرتا اور دعائیں مانگتا ہے.

آج امّتِ مسلمہ سخت زبوں حالی میں مبتلا ہے، ہر طرف سے مشکلات میں گِھری ہوئی ہے۔اسے طرح طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔امّت کے افراد کی تعداد ڈیڑھ ارب کے قریب ہوچکی ہے۔بیشمار لوگ شب وروز امّت کے حالات بہتر ہونے ،مسلمانوں کے معزّز ہونے، کفّار کے تسلّط واقتدار کے خاتمے اور مسلمانوں کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

عظمتِ رفتہ کی بازیابی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں مگر تا حال حالات میں کوئی واضح فرق کیوں نظر نہیں آ رہا؟ اس بات پر غور وخوض کرنے کے لیئے چند چیزوں کا پیشِ نظر رہنا اشدّ ضروری ہے، مثلاً:

- بندے کی دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں؟
- ان کی قبولیّت کی شرائط کیا ہیں؟
- دعاء کے آداب کیا ہیں؟
- کِن کِن اوقات میں اور کِن کِن مقامات پر کی گئی دعائیں قبولیّت کے قریب تر ہوتی ہیں؟
- اور مستجاب الدعوات وغیر مستجاب الدعوات لوگ کون ہو سکتے ہیں؟

زیرِ نظر کتاب میں انہی امور کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔

قیام متحدہ عرب امارات کے دوران راقم کی راہنمائی میں اس کتاب کے مواد کی جمع وترتیب کا اصل بنیادی کام ہمارے فاضلِ عزیز مولانا **غلام مصطفیٰ فاروق** نے کیا تھا۔ **فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا**

اور یہ مقالہ قدرے مختصر انداز سے پہلے ہماری کتاب ’’مسنون ذکرِ الٰہی (دعائیں)‘‘ کے شروع میں بطورِ ’’مقدمہ طبع دوم‘‘ شائع ہو چکا ہے(۱)

اس کے بعد اس میں بعض ترامیم اور بکثرت اہم اضافوں کے ساتھ ہم نے اسے نئے سرے سے مرتّب کر کے سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ سے اپنے ہفت روزہ پروگرام ’’**اسلام اور ہماری زندگی** ‘‘ کی چند نشستوں میں اپنے سامعین کے سامنے بھی پیش کیا۔(۲)

---

(۱) دیکھیئے: ص ۲۰ تا ۹۰، طبع دوم مفصّل ۲۰۰۱ ء ۔

(۲) کچھ قسطیں ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء کے وسط میں اور پھر کچھ ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء کے وسط میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اوراب اسے اپنے قارئین کی خدمت میں مستقل کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اللہ سے دعاء ہے کہ وہ مؤلّف ومرتّب ،اوراسکی طباعت میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والے تمام احباب کو دنیا وآخرت کی خیر و برکت سے نوازے، اِسے شرف قبول بخشے اور قارئین کرام کیلئے اسے باعثِ استفادہ بنائے۔ آمِیْــــن

طالبِ دعاء :..

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدّین المحکمۃ الکبریٰ، الخبر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر — ۱/۶/ ۱۴۲۵ھ

و داعیہ متعاون ، مراکزِ دعوت و ارشاد — ۱۸/ ۷/ ۲۰۰۴ء

الدمّام ، الخبر ، الظہران ائیر بیس — بروزِ جمعہ

(سعودی عرب)

خوشخبری

تمام برادرانِ اسلام کوخوشخبری دی جاتی ہے کہ مؤلّفِ کتاب کے ریڈیواُمّ القیوین (U.A.E)اورسعودی ریڈیومکہ مکرمہ کے تمام پروگراموں کے آڈیوکیسٹس اور سیڈیز بھی دستیاب ہیں۔ برائے رابطہ:

① رحمت اللہ خان ایڈووکیٹ،الخبر فون (موبیل): 055 131 2189

② شاہدستار،الخبر فون (موبیل): 050 381 5427

③ مسعود سہیل،الجبیل فون (موبیل): 050 696 0351

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.muhammadmuhirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

دعاء کی اہمیّت وفضیلت

انسان دنیوی خوش حالی اور مادی ترقی کے بناء پر خواہ اپنے رب سے کتنا بھی دور ہوجائے اور غفلت ونسیان کے کتنے ہی دبیز پردوں میں وہ دب جائے مگر مصائب و مشکلات کے ہجوم میں بے ساختہ فریادودعاء کے لیئے اُس کے ہاتھ اسکے اہلِ توحید میں سے ہونے کی شکل میں عموماً صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی اٹھتے ہیں، اس لیئے کہ دنیا کا ہر فرد و بشر اپنی زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اللہ تعالیٰ ہی کا محتاج وفقیر ہے اور یہ فقر ومحتاجی اس کی فِطرت میں داخل ہے، ہر چیز سے بے نیاز و مستغنی ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہے جو احد وصمد اور حیّ وقیّوم ہے، قرآنِ کریم میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿یٰـاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ﴾(۳)

’’ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ غنی اور حمد وثناء والا ہے ‘‘ ۔

اس لیئے فقیر ومحتاج بندے کا فرض ہے کہ وہ اپنی ضرورت وحاجت کے لیئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارے اور صرف اُسی سے فریاد والتجا کرے۔ کیونکہ یہ دعاء وفریاد ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے ۔

اقسامِ عبادات :

یہ بات معروف ہے کہ اسلام میں عبادات کی دو قسمیں ہیں :

① ایک وہ عبادات جو ایک خاص وقت، خاص مقام، خاص ہیئت اور خاص شرائط کے ساتھ فرض کی گئی ہیں، جیسے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ ہیں چنانچہ نماز کے بارے میں سورۂ نساء، آیت:۱۰۳ میں ارشادِ الٰہی ہے :

(۳) سورۃ فاطر :۱۵ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.muhammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ .

” بےشک نماز مؤمنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے “

اور روزے کے بارے میں سورۂ بقرہ، آیت: ۱۸۵ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ .

” جو شخص ماہِ رمضان کو پائے، وہ روزے رکھے “ ۔

اور حج کے بارے میں سورۂ بقرۃ، آیت: ۱۹۷ میں فرمانِ الٰہی ہے :

﴿ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومٰتٌ ﴾ .

” حج کے مہینے معلوم ومقرر ہیں “ ۔

اسی طرح ہی جہاد اور زکوٰۃ کے لیئے بھی مخصوص شرائط واوقات ہیں ۔

② دوسری وہ عبادات ہیں جن کی ادائیگی کیلئے نہ وقت کی کوئی قید ہے نہ مقام کی، نہ اُن کیلئے کوئی خاص شرائط مقرر ہیں نہ ہی کوئی مخصوص ہیئت وصورت بلکہ آدمی اپنے مکان میں ہو یا دوکان میں، سفر میں ہو یا حضر میں، بیٹھا ہوا ہو یا لیٹا ہوا، وہ ہر وقت، ہر آن اور ہر موقع ومحل پر اِس عبادت کو ادا کرسکتا ہے. خواہ زبان سے کرے یا دل سے۔

اُنہی عبادتوں کو قرآن وسنت میں تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)، تہلیل (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا)، تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا)، تکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا)، استعاذۃ (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا)، استغفار (أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنا) اور ذکر ودعاء کرنا جیسے ناموں سے یاد کیا گیا ہے ۔

پہلی قسم کی عبادات فرض قرار دی گئی ہیں، اور دوسری قسم کی عبادات فرض تو نہیں قرار دی گئیں، مگر اپنے روحانی اثر ونتیجہ کے اعتبار سے ان کی حیثیت واہمیت کچھ کم بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت میں دعاء والتجاء کا حکم بھی دیا گیا ہے، ترغیب بھی دلائی گئی اور تاکید بھی فرمائی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

دعاء کے بارے میں حکمِ الٰہی ہے:

سورۂ مؤمن، آیت:٦٠ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰ اخِرِيْنَ ﴾ .

" تمہارے پروردگار نے کہا ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری پکار و دُعاء کو سُنتا ہوں، بیشک جو لوگ میری عبادت (دُعاء کرنے) سے تکبّر اختیار کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنّم میں داخل ہوں گے " ۔

اس آیت میں مالکِ ارض و سماء نے امّتِ محمّدیہ [علیٰ صاحبها الصلوٰة و السلام] کو اس خاص شرف و اعزاز سے نوازا ہے کہ انہیں صرف دُعاء و فریاد کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ ﴿ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ کہہ کر ان سے اجابت و قبولیّت کا وعدہ بھی فرمایا گیا ہے ۔

اور ایک دوسری جگہ سورۂ اعراف، آیت:٥٥ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ .

" اپنے پروردگار کو گڑ گڑا کر اور خفیہ طریقہ سے پکارو، بیشک وہ زیادتی (حد سے تجاوز) کرنے والوں پسند نہیں فرماتا " ۔(٤)

سورۂ بقرة، آیت:١٨٦ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴾ .

" اور جب میرے بندے آپ (ﷺ) سے میرے بارے میں پوچھیں

(٤) اس تجاوز کی بہترین تفصیل آگے چل کر " حد سے تجاوز نہ کریں " کے زیرِ عنوان آرہی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(تو انہیں بتا دیں کہ) میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار کو سُنتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارے۔ بس انہیں چاہیئے کہ وہ میرے احکام کی پیروی کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں ''۔

جبکہ سورۂ انبیاء، آیت: ۹۰ میں مسلمانوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا :

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَرَهَباً وَّ كَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ﴾ .

'' یہ لوگ خیرات کرنے میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں خوف و رغبت کے ساتھ پکارتے تھے اور وہ ہمارے سامنے بڑا خشوع و خضوع اختیار کرتے تھے''

اور سورۂ نمل، آیت: ۶۲ میں ارشاد ہوتا ہے :

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُ لَّكُمْ خُلَفَآءَ فِي الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ .

'' کون ہے جو مجبور و بے بس کی دعاء سنتا ہے جب کہ وہ اُسے پکارے؟ اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی (یہ کام کرتا) ہے، تم لوگ کم ہی سوچتے ہو ''۔

اِن تمام آیات میں دعاء و پکار اور التجاء و فریاد کی ترغیب دلائی گئی بلکہ اسکی تاکید کی گئی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اہمیت دعاء

دعاء و پکار اور التجاء و فریاد کی اہمیّت اسلام میں کس قدر ہے؟ اِس بات کا اندازہ اُس حدیثِ رسول ﷺ سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ سنن ترمذی ،ابن ماجہ، الادب المفرد امام بخاری اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ)) (۵)

" اللہ تعالیٰ کی نظر میں دعاء سے زیادہ قابلِ قدر کوئی چیز بھی نہیں ہے " ۔

دعاء افضل عبادت :

دعاء انسان کی اپنی ضرورت تو ہے ہی، اس کے علاوہ یہ خود عبادت بھی ہے، جیسا کہ ابو داؤد ، ترمذی، نسائی ، ابن ماجہ، الادب المفرد امام بخاری ، صحیح ابن حبان ، مستدرك حاكم ، مصنف ابن ابی شیبہ ، مسند ابو یعلٰی اور مسند احمد میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) .(٦)

" دعاء خود ایک عبادت ہے "

اِس سے آگے اسی حدیث میں ہے کہ پھر اِس کی دلیل کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے سورۂ مؤمن، آیت:٦٠ تلاوت فرمائی جس میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي

(٥) صحيح الجامع الصغير ٩٥٥/٢ ، مشكوٰة ٦٩٣/٢ ـ

(٦)صحيح ابی داؤد:١٣٢٩ ، صحيح الجامع الصغير ٦٤١/١ ، مشكوٰة :٢٢٣ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ .

"مجھے پُکارو میں تمہاری دعائیں سنتا ہوں، بیشک جو لوگ میری عبادت [دعاء کرنے] سے تکبّر کرتے ہیں، وہ ذلیل ہوکر جہنّم میں داخل ہوں گے"

ایک اور حدیث جو کہ مستدرك حاکم میں حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے اور الکامل ابن عدی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبقات ابن سعد میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَلدُّعَآءُ)) .

" افضل عبادت دعاء کرنا ہے ۔" (۷)

دعاء نہ کرنے پر اللہ کی ناراضگی:

سنن ابی داؤد اور الادب المفرد امام بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ)) .(۸)

" جو اللہ سے دُعاء نہیں کرتا اس سے وہ ناراض ہوتا ہے " ۔

مخلوق اور خالق کے درمیان تو یہی فرق ہے کہ مخلوق سے مانگو تو ناراض ہوتے ہیں اور لیٹ کرتے ہیں، کبھی جھڑک دیتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت ناراض ہوتا ہے جب اُس سے التجاء و دُعاء نہ کی جائے ، اس کے سامنے دستِ سوال نہ پھیلایا جائے جیسا کہ ذکر کی گئی اس حدیث میں ہے، اور ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ؎

(۷)صحیح الجامع الصغیر ۲۵۱/۱ ،حدیث:۱۱۲۲

(۸) الادب المفرد ص ۲۲۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

لَا تَسْئَلُ بَنِيْ آدَمَ حَاجَتَکَ وَسْئَلِ الَّذِيْ أَبْوَابُهٗ لَا تُحْجَبُ
اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَهٗ وَ ابْنُ آدَمَ حِيْنَ يُسْئَلُ يَغْضَبُ

''یعنی انسان کے سامنے اپنی ضرورت کے لیئے ہاتھ نہ پھیلاؤ، اس سے مانگو جس کے فضل وکرم کے دروازے ہروقت کھلے رہتے ہیں، اگر بندہ اپنے رب سے مانگنا چھوڑ دے تو وہ ناراض ہوجاتا ہے، لیکن انسان کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، جب کوئی اس سے مانگتا ہے تو غضب ناک ہوجاتا ہے''۔

غرض دُعاء نہ کرنا بندگی سے گریز واستکبار اور سرکشی کی علامت ہے ۔

دُعاء اللہ ہی سے مانگنا:

اِنسان کا انسانوں سے ہی دُعاء مانگنا اپنی فطرت سے بغاوت ہے۔ ایک بے بس اِنسان دوسرے کی بے بسی کا علاج کر ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے کسی زندہ یا مُردہ انسان کو پکارنا ایسی حماقت ہے

'' جیسے کوئی پیاسا پانی کے سامنے کھڑا ہوکر فریاد کرے کہ اے پانی میرے منہ میں آجا ''۔

کتنے کم عقل ہیں وہ لوگ جو اللہ حیّ قیّوم اور قادرِ مطلق کو چھوڑ کر کسی بے بس زندہ یا مُردہ مخلوق کو اپنی حاجت روائی کے لیئے پُکارتے ہیں، اور فوت شُدگان بھی وہ جو کہ نہ سن سکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں، جیسا کہ سورۂ احقاف، آیت: ۵ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ .

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے؟ جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

پُکارتا ہے جو قیامت تک بھی اس کی نہیں سن سکتے ،اور وہ اس کی پکار سے غافل ہیں'' ۔

ایک دوسری جگہ سورۂ اعراف،آیت:۱۹۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ ﴾ .

''بے شک وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں ''۔

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن سے التجاء وفریاد اور دعاء کرتے ہو وہ تو تمہاری طرح ہی عاجز بندے ہیں، کیونکہ زندہ انسان جو خود اپنی کسی مصیبت کو دور نہیں کرسکتا ہے وہ کسی دوسرے کی مصیبت کیا دور کرے گا۔اور جو بے جان خود اپنی مصیبت کو بھی دُور کر نہیں سکتے وہ دوسروں کی حاجت روائی کیا کریں گے؟

سورۂ اعراف ہی میں آیت:۱۹۷ میں غیرُ اللہ اور معبودانِ باطلہ کی بے بسی کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَ لَا اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ﴾ .

'' وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں '' ۔

سورۂ یونس،آیت:۱۰۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذاً مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ .

''اور اللہ کے سوا کسی چیز کو مت پکارو جو کہ تمہیں کوئی نفع ونقصان نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

پہنچا سکتی ہے، اور اگر تم نے ایسا کیا تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ''۔

اِن تمام آیات سے معلوم ہوا کہ ہر حالت میں انسان کو اللہ تعالیٰ ہی سے دُعا والتجاء کرنی چاہیئے ، مصیبتوں اور پریشانیوں میں فقط اللہ تعالیٰ کو ہی پُکارنا چاہیئے ۔ دُعا چونکہ عبادت ہے، اور تمام عبادات فقط اللہ ہی کہ لیئے روا ہیں، لہٰذا اللہ کے سوا کسی اور سے بھی دُعاء مانگنا، اُن کو مدد کے لیئے پُکارنا ، اُن کو حاجت روا سمجھنا، صریح و واضح شرک ہے، جسے اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔ اس مفہوم ومعنیٰ کی قرآنِ کریم میں کئی آیات موجود ہیں ۔

رسولُ اللہ ﷺ کی بھی یہی تعلیم ہے کہ اپنی معمولی سے معمولی حاجت وضرورت بھی اللہ ہی کے سامنے پیش کرو، چنانچہ ترمذی وابن حبان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلَيْهِ إِذَا انْقَطَعَ)) (۹)

'' تم میں سے ہر کسی کو چاہیئے کہ وہ اپنی ہر ضرورت اللہ سے طلب کرے، یہاں تک کہ اگر کسی کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُس [اللہ] سے ہی طلب کرے ''۔

---

(۹) جامع الترمذی مع تحفة الاحوذی ۵۳/۱۰ ، مشکوٰۃ ۶۹۶/۲ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

دعاء کے آداب

دعاء مؤمن کا ایسا ہتھیار ہے جس کے سامنے بڑے بڑے ہتھیار بیکار ہیں، دعاء دکھے ہوئے دلوں کی دوا، اور مظلوم ومجبور کا سہارا ہے، مضطرب وپریشان حال کا مداوا ہے، رضائے الٰہی کا سبب اور رحمت وبرکت کے دروازے کی کلید ہے۔

دعاء مؤثر وکارگر اُسی وقت ہوگی جب دعاء مانگنے والا اُس کے آداب وشرائط کو مدِّ نظر رکھ کر ان کی پوری پوری پابندی کرے۔ اس کی مثال ظاہری وجسمانی علاج کی طرح ہے، بیمار دواء کے ذریعے شفایاب اُسی وقت ہوسکتا ہے جب ان شرائط وہدایات کو ملحوظ رکھے جو معالج وطبیب نے بتائی ہیں، اور ان چیزوں سے پرہیز کرے جن سے بچنے کا اُس نے حکم دیا ہے، محض دوا کا استعمال ہی کافی نہیں ہوتا۔

یہی حال اس روحانی علاج کا ہے، قرآن وسنت کی دعائیں باطنی وظاہری ہر دو طرح کے امراض کے لیئے اُسی وقت مفید ومؤثّر ہوں گی جب ان کے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت واستعداد بھی مریض میں موجود ہو، اور پرہیز واحتیاط کے اُن تمام تقاضوں کو بھی پورا کرے، جو اِس راہ میں ناگزیر ہیں، اگر دُعاء کے آداب وشرائط کی پابندی ہی نہ کی جائے تو دعاء قبول نہیں ہوگی لہٰذا یہاں ہم دُعاء کے آداب وشرائط اور اوقات ومقامات کا تذکرہ کررہے ہیں تاکہ دُعاء کرنے والا اُن پر عمل کرلے اور اُس کی کوشش بارآور وکامیاب ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کا بھی ذکر کررہے ہیں جو مستجاب الدعوات یا غیر مستجاب الدعوات ہیں تاکہ مستجاب الدعوات بننے اور غیر مستجاب الدعوات لوگوں کے افعال سے بچنے میں آسانی ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

شرائطِ قبولیتِ دُعاء

① اکلِ حرام سے اجتناب:

دعاء کی قبولیت میں آدمی کی کمائی کو بہت اہمیّت حاصل ہے کہ داعی کا ذریعۂ معاش حلال ہو، یہ وہ کنجی ہے جس کے بغیر دُعاء کا تالا کھل ہی نہیں سکتا، حرام خور اگرچہ کعبہ میں بھی دُعاء کرے تو وہ قبول نہیں ہوتی، چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّباً ، واَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ)) .

" اللہ تعالیٰ خود پاک صاف اور ہر نقص وعیب سے منزّہ ہے [اس لیئے] پاک چیزوں کے علاوہ کچھ قبول نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو بھی انہی باتوں کا حکم دیا ہے جن کا نبیوں کو دیا تھا"۔

اللہ تعالیٰ کا نبیوں کے لیئے کیا فرمان ہے؟ وہ قرآنِ کریم سورۃ المؤمنون میں ہے :

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ (١٠) ۔

"اے رسولو! کھاؤ اچھی [پاک اور حلال] چیزیں اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ بھی کرتے ہو اسے میں خوب جانتا ہوں " ۔

اور اہلِ ایمان کو قرآن کریم سورۂ بقرہ میں حکم دیا :

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ (١١)

" اے مومنو! ہم نے جو چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے اچھی [پاک و

(١٠) سورة المؤمنون : ٥١ . (١١) سورة البقرة : ١٧٢ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال] چیزیں کھاؤ [پیو] ''۔

اِن دو آیات کی تلاوت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ایک مثال ذکر کی :

((ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ :یَا رَبِّ یَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ)) (۱۲)۔

'' پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، بال بکھرے ہوئے ہیں، کپڑے میلے کچیلے ہیں، آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے [اور کہتا ہے:] اے میرے رب! اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اس کی پرورش [پہلے ہی سے] حرام سے ہوئی ہے، اب کہاں سے اس کی دُعا قبول ہو جائے گی؟ ''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ آدمی جس کا کھانا ولباس ہی حرام کا ہو، جس کے جسم کی رگ رگ اور ریشے ریشے میں حرام پیوست ہو چکا ہو، اس کی دعاء اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا، جب تک کہ وہ اُس اکلِ حرام سے تائب ہو کر رزقِ حلال کا اہتمام نہیں کرے گا ۔

② خلوصِ کامل وحضورِ قلب:

قبولیّتِ دعاء کی دوسری شرط یہ ہے کہ داعی کا دل اخلاص، انابت، حضورِ قلب اور سوز ویقین سے معمور ہو، صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کا خیال دل ودماغ اور زبان پر ہو غیر کا خیال بالکل نہ ہو، کیونکہ دعاء فقط اسی کا نام نہیں کہ دو چار باتیں یاد کرلیں، اور نمازوں کے بعد ان کو صرف زبان سے یاد کیئے ہوئے سبق کی طرح پڑھ دیا جائے، یہ دعاء نہیں محض دعاء کی نقل ہے ۔

(۱۲)صحیح مسلم .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

دعاء کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے، جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں، کم از کم دعاء اس طرح کرنا چاہیئے کہ درخواست دیتے وقت آنکھیں بھی اسی طرف لگی ہوئی ہوں، دل ہمہ تن اُدھر ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی سی بناتے ہیں، اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے گفتگو کرتے ہیں؟ اور اپنی عرضی منظور کروانے کہ لیئے پورا زور لگاتے ہیں، اور اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں آپ سے پوری امید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جائے گی ، ایسے ہی اللہ تعالیٰ سے التجاء و دعاء کرتے وقت دل و دماغ اسی کی طرف ہو، اور پورے خلوص سے دعاء مانگی جائے ، کیونکہ دوسری عبادات کی طرح ہی دعاء و التجاء میں بھی خلوص اہم ترین شرط ہے جس کے بغیر کوئی بھی عمل قبول نہیں ہوتا ۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بیّنہ میں فرمایا ہے :

﴿ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذَٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ (۱۳)

” اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کے لیئے خالص کر کے، بالکل یک سو ہو کر، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی نہایت درست اور صحیح دین ہے “ ۔

دوسری جگہ سورۂ مؤمن میں کہا ہے :

﴿ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾ (۱۴)

” وہی [اللہ تعالیٰ] زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اُسی کے لیئے خالص کر کے “

سورۂ حج میں ارشادِ الٰہی ہے :

(۱۳) سورة البيّنه : ۵ . (۱٤) سورة غافر : ٦٥ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾(١٥)

''نہ ان [قربانیوں] کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''۔

غفلت ولاپرواہی اور بے حضور دل سے مانگی ہوئی دعاء وفریاد اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا جیسا کہ ترمذی و مستدرک حاکم میں ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(اُدْعُوْا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ) (١٦)

'' اللہ کو پکارو جبکہ تمہیں قبولیّت کا مکمل یقین ہو اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ کسی ایسے شخص کی دعاء قبول نہیں کرتا جس کا دل غافل ولاپرواہ ہو ''

③ فرائض کی ادائیگی اور کبائر سے اجتناب:

قبولیّتِ دعاء کی شرائط میں سے تیسری شرط فرائض وواجبات کی ادائیگی بھی ہے کیونکہ ارکانِ اسلام یعنی نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے ترک سے انسان اللہ تعالیٰ کا مجرم ومبغوض قرار پاتا ہے۔

فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ فواحش وکبائر، جرائم وآثام، شراب نوشی، حسد وکینہ، غرور وتکبّر، غیبت وچغلی، مکر وفریب، جھوٹ وقطع رحمی اور دیگر کبائر سے بھی اجتناب از حد ضروری ہے کیونکہ کتاب وسنت میں ان کی مذمّت وبرائی واضح طور پر آئی ہے۔

اور اگر ان میں سے ہر کسی کی مذمّت پر مشتمل آیات واحادیث ذکر کرنے لگیں گے تو بات بہت طول پکڑ جائے گی۔لہٰذا: عاقل را اشارہ............

---

(١٥) سورة الحج : ٣٧ . (١٦)ترمذی و مستدرك حاكم ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

آدابِ دعاء

دعاء کی قبولیّت کی جس طرح چند شرطیں ہیں ، اُسی طرح ہی اس کے کچھ آداب بھی ایسے ہیں جو قبولیّتِ دعاء کیلئے مؤثّر ثابت ہوتے ہیں ، اور وہ آداب درجِ ذیل ہیں:

(۱)......طہارت ووضوء:

دعاء کرنے والا باوضوء ہو کیونکہ طہارت و پاکیزگی شریعت کی نظر میں جہاں نماز وتلاوت کیلئے لازمی ہے ، وہیں یہ خود بھی بہت پسندیدہ اور مطلوب صفت ہے ۔ پاک صاف رہنے والے بندوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے جیسا کہ سورۃ التوبہ ، آیت:۱۰۸ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾ .

''اور اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے'' ۔

اس لیئے دعاء ومناجات سے پہلے وضوء کر لینا چاہیئے ۔ سنن ابی داؤد ، نسائی ، صحیح ابن حبان اورمستدرك حاكم میں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے ، میں نے آکر سلام کیا :

((فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ)) .

'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کر لینے تک اُن کے سلام کا جواب نہ دیا '' ۔

پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُذر پیش کیا اور فرمایا :

((اِنِّي كَرِهْتُ أَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ [أَوْ قَالَ : عَلٰى الطَّهَارَةِ]))(۱۷)

---

(۱۷) صحيح ابی داؤد ٦/١ ، حديث: ١٣ ، الصحيحة : ٨٣٤ ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

”مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں طہارت و وضوء کے بغیر اللہ کا ذکر کروں ۔“

سلام کے جواب میں اگر وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہا جائے تو اس میں السَّلَام اسماء الحسنٰی میں سے اللہ کا ایک صفاتی نام اور اللّٰہ اس کا ذاتی اسمِ جلالت ہے یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے سلام کا جواب دینے کو ذکرِ الٰہی سے تعبیر فرمایا ہے۔

اور چونکہ دعاء بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر و عبادت ہی ہے، جیسا کہ سنن اربعہ اور مسند احمد کی صحیح حدیث ذکر کی جا چکی ہے جس میں ہے :

((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) .(۱۸)

” دعاء عبادت ہی ہے“ ۔

اور مستدرك حاکم کے علاوہ الکامل ابن عدی میں حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَآءُ))(۱۹)

”افضل ترین عبادت اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگنا ہے۔“

اور جب دعاء بھی اللہ کا ذکر اور اسکی عبادت ہے تو اس کے لیئے بھی طہارت و وضوء ہونا چاہیئے ۔

(۲)......استقبالِ قبلہ:

دعاء و مناجات کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی ایک مستحب و مشروع عمل ہے ،اس لیئے کہ شریعتِ اسلامیہ نے نماز کیلئے قبلہ رخ ہونے کا حکم دیا ہے اور رسولُ اللہ ﷺ کا دعاء کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف رُخ کرنا کئی احادیث سے ثابت ہے۔چنانچہ معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

(۱۸) دیکھیئے تخریج : ۲

(۱۹) صحیح الجامع الصغیر ۲۵۱/۱، حدیث:۱۱۲۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ سَیِّداً وَأَنَّ سَیِّدَ الْمَجَالِسِ قُبَالَةُ الْقِبْلَةِ)).(۲۰)

’’ ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے اور مجلس کی سردار جہتِ قبلہ ہے ۔‘‘

جبکہ صحیح بخاری میں ہے :

((اِسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ فِيْ دُعَاءِ الْاِسْتِسْقَاءِ))(۲۱)

’’نبی ﷺ نے دعاء استسقاء [طلبِ بارش] کے وقت اپنا رُخِ انور قبلہ شریف کی طرف کرلیا ۔‘‘

صحیح مسلم میں ہے :

((وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فِیْ دُعَائِهٖ یَوْمَ بَدْرٍ)) (۲۲)

’’ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر دعاء کرتے وقت اپنے رُخِ زیبا کو قبلہ کی طرف کرلیا ‘‘ ۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات مسنون اور آدابِ دعاء میں سے ہے کہ دعاء کرتے وقت بندہ قبلہ رُو ہو۔

(۳)......دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا:

دعاء کرنے کیلئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُوپر تقریباً چہرے یا کندھوں کے برابر تک اٹھایا جائے ،اس لئے کہ یہ گداگر کی حالت کے مشابہ ہے، جیسے فقیر کسی دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے۔اور اپنا کاسہ خیرات لینے کیلئے آگے بڑھا دیتا ہے۔اُسی

(۲۰) بحوالہ صحیح الاذکار ۔ ابو عبیدہ عبد العزیز الماجد ، ابو ظھبی۔

(۲۱) بخاری مع الفتح ۱۴۸/۱۱

(۲۲) صحیح مسلم بحوالہ فتح الباری ۱۴۸/۱۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھوں کا پیالہ خیرات کیلئے بڑھا دیتا ہے۔(۲۳)

جبکہ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم اورمسند احمد میں حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ اِلَیْهِ یَدَیْهِ أَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ)) (۲۴)

’’ اللہ تعالیٰ بہت ہی زیادہ حیادار ہے، وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ اپنے بندے کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی و نامراد واپس لوٹا دے ‘‘ ۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعاء والتجاء کے وقت ہاتھ اُٹھانا سنت ہے، اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

((لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِيْ شَیْئٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ))

’’ نبی اکرم ﷺ دعاء کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اُوپر نہیں اُٹھاتے تھے۔ سوائے دعاءِ استسقاء کے وقت ‘‘

تو اس حدیث سے مطلقاً ہاتھ اٹھانے کی نفی مراد نہیں بلکہ رفع الیدین فی الاستسقاء کی طرح مبالغہ کرنے کی نفی مراد ہے۔ جیسا کہ بلوغ المرام کی شرح سبل السلام میں علّامہ یمانی امیرِ صنعانی نے وضاحت کی ہے۔(۲۵)

ملاحظہ:

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ ہاتھ اُٹھا کر دعاء کرنا اس وقت

(۲۳) حاشیہ مشکوٰۃ مترجم از مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ ۴۰۸/۲ ۔
(۲۴) ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ۳۸۱/۹ ، صحیح الجامع، حدیث:۱۷۵۷۔
(۲۵) سُبل السلام شرح بلوغ المرام ۲۱۹/۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

آدابِ دعاء سے ہوگا، جب دعاء سے مقصد حاجت براری ہو۔ ہر دعاء اور ذکر اذکار میں ہاتھ اُٹھانا ادب نہیں ہے جیسے کسی دعاء کو بہ نیّتِ ذِکر پڑھنا، یا صبح وشام کی دعائیں خواب و بیداری، دخولِ بیت الخلاء، خروجِ بیت الخلاء، دخولِ مسجد وخروجِ مسجد، قیام عن المجالس اور دخولِ بازار وغیرہ کی دعائیں، ان دعاؤں میں ہاتھ اُٹھانا خلافِ ادب ہے۔(۲۶)

(۴)......ہاتھ اٹھانے کی کیفیت :

دعاء کیلئے ہاتھ اس انداز سے اُٹھائے جائیں کہ ہاتھوں کی پُشت قبلہ کی طرف ہو اور اُن کا اندرونی حِصّہ اپنے چہرے کی طرف یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں چہرے کے سامنے ہوں۔اس سلسلہ میں حضرت مالک بن یسار السکونی رضی اللہ عنہ سے سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلاَ تَسْئَلُوْهُ بِظُهُورِهَا))(۲۷)

"جب تم اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگو تو اپنی ہتھیلیوں سے مانگو، ہتھیلیوں کی پُشت سے نہ مانگو"۔

ایسے ہی ابو داؤد، ابن ماجہ، معجم طبرانی کبیر اور مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

((سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُورِهَا)).(۲۸)

---

(۲۶) احکامِ دعاء بحوالہ التحقیق الحسن فی نفی الدعاء الاجتماعی بعد الفرائض و السنن، ص:۲۱۳ ازمولانا حکیم عمادالدین قریشی، طبع کوئٹہ۔

(۲۷) صحیح الجامع ۱۶۳/۱، الصحیحة :۵۹۵، ابو داؤد مترجم ازعلّامہ وحیدالزمان ۵۵٤/۱، صحیح ابی داؤد:۱۳۳۵۔

(۲۸) صحیح ابی داؤد ۲۷۸/۱، الصحیحة ۱٤٦/۲، صحیح الجامع ٦۷۹/۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

’’ اللہ سے ہتھیلیوں کے رُخ مانگو۔ الٹے ہاتھوں نہ مانگو ‘‘ ۔

اور انہی الفاظ کی ایک حدیث حِلية الأولياء ابو نعیم ،ابن ابی شیبہ اور معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۲۹)

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَ امْسَحُوا بِهَا وَجُوْهَكُمْ)). (۳۰)

’’اور پھر ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لو‘‘۔

لیکن چہرے پر ہاتھ پھیرنے والے حصّہ کو انتہائی ضعیف[واھی]اضافہ قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائع الملوک عزّ الدّین ابن عبدالسلام نے لکھا ہے:

(لَا يَمْسَحُ وَجْهَهُ اِلَّا جَاهِلٌ).

’’چہرے پر ہاتھ صرف جاہل ہی پھیرتا ہے‘‘۔(۳۱)

غرض چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے موضوع پر کچھ آگے چل کر قدرے تفصیل سے بھی گفتگو کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(۵)......اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی اکرم ﷺ پر درود سے دعاء کی ابتداء :

دعاء سے پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کی جائے اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھا جائے اور پھر دعاء کی جائے کیونکہ سنن ابو داؤد ،ترمذی،نسائی، ابن حبان، اور مسند احمد میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کے ایک آدمی کو نبی مکرّم ﷺ نے نماز کے بعد دعاء ومناجات کرتے ہوئے سنا،اس نے درود پاک نہیں پڑھا تھا،تو رسولُ اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا :

((اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ

(۲۹) الصحيحة :۵۹۵ ، صحيح الجامع ۶۷۹/۱۔

(۳۰) صحيح الجامع ۱۶۳/۱ ، الصحيحة ۱۴۵/۲ ـ ۱۴۷۔

(۳۱) حواله جات سابقه و مشكوٰة :۲۲۴۳،۲۲۴۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

لَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَیَدْعُ بَعْدُ مَا شَآءَ)) .(۳۲)

” جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیئے کہ اللہ کی حمد وثناء سے شروع کرے، پھر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر اپنے لیئے جو دعاء چاہے مانگے “ ۔

اور ایک دوسری حدیث نسائی، ابن حبان، معجم طبرانی اوسط، شعب الایمان بیہقی اور مسند الفردوس دیلمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے :

((کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ)). (۳۳)

” نبی ﷺ پر درود پڑھے جانے تک ہر دعاء رُکی رہتی ہے “۔

(۲)......توبہ واقرارِ گناہ :

بندہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کر کے توبہ واستغفار کرے اور اپنے رب سے یہ عہد کرے کہ وہ آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کا قصّہ قرآنِ پاک میں معروف ہے کہ انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنی خطاء کا اعتراف کیا اور نجات کیلئے دعاء کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء کو شرفِ قبولیّت سے نوازا اور انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات دلائی جیسا کہ سورۃ الانبیاء، آیت: ۸۷ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغٰضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّيْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾

(۳۲) صحیح ابی داؤد: ۱۳۳۱، جامع الاصول ۱٤۷/٤، صحیح الجامع ۱۷۲/۱

(۳۳) صحیح الجامع ۸۳۲/۲، حدیث: ٤٦٢٣ ، الصحیحة : ٥٣٠٢ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

”مچھلی والے [یونس علیہ السلام] کو یاد کرو! وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا“۔

اس پر اللہ تعالیٰ اس سے اگلی ہی آیت: ۸۸ میں فرماتے ہیں:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾

”تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اُسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیتے ہیں“۔

صحیح بخاری اور مسند احمد میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندہ جب گناہ کر بیٹھے اور یہ کہے:

((رَبِّ أَذْنَبْتُ [أَصَبْتُ] ذَنْباً ، فَاغْفِرْ)).

”اے اللہ! میں نے گناہ کر لیا ہے، مجھے بخش دے“۔

اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

((أَعَلِمَ عَبْدِیْ أَنَّ لَهُ رَبّاً يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَأْخُذُ بِهِ)).

”کیا میرے بندے کو اس بات کا علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا اور اُن پر پکڑ لیتا ہے؟“۔

اور پھر فرماتا ہے:

((غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ))

”میں نے اپنے بندے کو بخش دیا“ (۳۴)

(۷)......اعمالِ صالحہ کا وسیلہ:

اپنے اعمالِ صالحہ کے وسیلے کے ساتھ دعاء کی جائے کیونکہ خلوصِ نیّت کے

(۳٤) صحیح بخاری مع الفتح ۱۳/ ٤٧٤ ، صحیح الجامع ٤٢٣/١، حدیث :۲۱۰۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmufriqamar.com
www.KitaboSunnat.com

ساتھ کیئے گئے اعمالِ صالحہ کے وسیلہ کے ساتھ دعاء والتجاء کرنا بھی قبولیّت دعاء کے لیئے انتہائی مؤثّر ہے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں اصحابِ غاروالا واقعہ مذکور ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں تین آدمی اپنے کسی سفر میں نکلے، رات کا وقت تھا تو اچانک آندھی اور بارش آگئی۔ان تینوں نے آندھی و بارش سے بچنے کیلئے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔طوفان و بارش کی وجہ سے ایک بہت بڑا پتّھر لڑکھڑاتا ہوا اُسی غار کے منہ پر آگیا جس میں یہ تینوں داخل ہوئے تھے اور غار کا منہ بند ہوگیا تو اُس وقت اُن تینوں نے مشورہ کیا اور کہا :

((لَا یُنَجِّیَنَّکُم مِنۡ هٰذِهِ الصَّخۡرَةِ اِلَّا أَنۡ تَدۡعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعۡمَالِکُمۡ))

”اس بڑی چٹان سے نجات پانے (اور بچنے) کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ تم اپنے نیک اور خالص عملوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو“۔

انہوں نے خالص اللہ کی رضاء کیلئے کیئے ہوئے اپنے اپنے اعمال کے وسیلہ سے دُعاء و پکار کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی مشکل کو حل کر دیا، چٹان راستے سے ہٹ گئی اور انہیں نجات ملی۔اُن تینوں کے اُن اعمال کی تفصیلات بھی صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہیں۔(۳۵)

(۸)......اسماءُالحُسنیٰ کے ساتھ دعاء:

اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ کے ساتھ دعاء کی جائے کیونکہ اللہ کے اسماء حُسنیٰ کے ساتھ اس سے جو بھی فریاد و دعاء کی جائے گی اسے ان شآءاللہ درجۂ قبولیّت بھی ضرور حاصل ہوگا۔سورۂ اعراف، آیت:۱۸۰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(۳۵) دیکھیئے: بخاری مع الفتح ۴۱۸/۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ .

’’ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں اسے اُنہی ناموں سے پکارو ‘‘۔

قرآنِ کریم کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اور اپنی مخلوق پر انتہائی مہربان و کرم فرما ہے جو کہ اپنے سے مانگنے کا حکم بھی دیتا ہے اور اس کا طریقہ بھی خود ہی تعلیم فرماتا ہے۔ اسماء حُسنیٰ بے شمار و لا تعداد ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی انتہاء نہیں، ایسے ہی اس کے اسماءِ حُسنیٰ کی بھی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

البتہ ان میں سے ننانوے (۹۹) اسماء حُسنیٰ معروف ہیں جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم ، جامع ترمذی ، ابن ماجه ، ابن حبان، مسند احمد ، مستدرك حاكم، شرح السُّنّه بغوی اور تاریخ ابن عساکر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی وہ حدیث ، جس میں ہے کہ:

’جس نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) ناموں کو یاد کیا وہ جنّت میں داخل ہوگا‘‘

اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماءِ حُسنیٰ کے ساتھ پکارا جائے۔

قرآنِ مجید کی سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱۱۰ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾

’’کہہ دیں کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو بلاؤ، کسی بھی نام سے بلاؤ (صحیح ہے) کہ اسکے تو بہت سے اسماءِ حُسنیٰ ہیں‘‘۔

ایسے ہی سورۂ طٰہٰ، آیت:۸ اور سورۂ حشر، آیت:۲۴ میں بھی بعض اسماءِ حُسنیٰ کا ذکر آیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

ان آیاتِ قرآنیہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسماءِ حُسنیٰ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارا جائے۔اللہ تعالیٰ کے اُن مخصوص ناموں سے جو قرآن وحدیث میں کہیں بھی اضافتِ عبد کے ساتھ غیرُ اللہ کیلئے استعمال ہوئے ہیں، اُن ناموں سے اضافتِ عبد کے بغیر کسی مخلوق کو نہیں پکارنا چاہیئے۔مثلاً اگر کسی کا نام عبدالرّزاق اور عبدالقدّوس ہے تو اس آدمی کو قدّوس اور رزّاق کہہ کر آواز نہ دی جائے بلکہ عبد القدّوس اور عبدالرّزاق ہی کہنا چاہیئے۔

ایک وضاحت :

یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں اللہ کے ننانوے(۹۹) ناموں کا صرف عدد آیا ہے جبکہ بعض کتبِ حدیث ترمذی وغیرہ میں عدد کے ساتھ ساتھ نام بھی وارد ہوئے ہیں لیکن ترمذی کی سند ضعیف ہے اور ننانوے کے عدد سے بعض اہلِ علم کو غلط فہمی ہوئی جیسے کہ علاّمہ ابن حزم ہیں۔(۳۶)

انھیں اور عوام النّاس میں تو معروف ہی یہی ہے کہ اللہ کے صرف ننانوے ہی نام ہیں جبکہ یہ صحیح نہیں۔اسی طرح بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ کے نام تین سو، کسی نے کہا ایک ہزار اور کسی نے انبیاء ورسل کی تعداد کے برابر اسماءِ حُسنیٰ قرار دیئے ہیں جبکہ یہ بھی صحیح نہیں اور صحیح تر بات جمہورِ اہلِ علم والی ہے کہ جس طرح اللہ کے کلمات کی کوئی حد وانتہاء نہیں اُسی طرح اس کے اسماءِ حُسنیٰ کی گنتی بھی لاتعداد و بے شمار ہے۔جیسا کہ صحیح ابن حبان ، مسنداحمد، مسند ابو یعلیٰ، مستدرك حاكم اور عمل اليوم و الليلة ابن السنی کی ایک حدیث سے بھی اسی بات کا پتہ چلتا ہے۔(۳۷)

(۳۶) المحلّٰی ابن حزم ۳۰/۱، ۳۱/۸ ۔

(۳۷) الصحیحة : ۱۹۹، مجمع الزوائد ۱۰/۵، ۱۳۹۔۱۴۰ ، تفسیر ابن کثیر ۳۵۷/۲۔۳۵۸ تفسیر سورة الاعراف،آیت: ۱۸۰،مزید تفصیل کیلئے دیکھیئے :ہماری کتاب "ذکرِ الٰھی" ص:۴۲۷ تا ص: ۴۵۲ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۹)......پہلے اپنے لیئے دعاء کریں :

دعاء کا آغاز و ابتداء اپنی ذات سے کرنا مسنون ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں دعاء فرمائی:

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴾ (۳۸)

''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعاء قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے''

اور نوح علیہ السلام نے اس طرح دعاء مانگی :

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ اِلَّا تَبَاراً ﴾ (۳۹)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا''۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امّت کو یہی طریقہ سکھلایا ہے جیسا کہ ابو داؤد، ترمذی، سنن نسائی، مستدرك حاكم اور صحيح ابن حبان میں حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

---

(۳۸) سورة ابراهيم: ٤٠-٤١ ـ

(۳۹) سورة نوح: ۲۸ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَہٗ بَدَءَ بِنَفْسِہٖ))(۴۰)

"نبی ﷺ جب کسی کا ذکر فرماتے اور اس کیلئے دعاء فرماتے تو دعاء کا آغاز اپنے آپ سے فرماتے تھے"۔

جبکہ معجم طبرانی میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں:

((کَانَ اِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِہٖ)) (۴۱)

"نبی اکرم ﷺ دعاء کا آغاز اپنی ذات سے فرماتے تھے"۔

یعنی دُعاء کا آغاز اپنی ذات سے کریں، پہلے اپنے لیئے مانگیں پھر اپنے والدین اور دوست واحباب کے لیئے اور پھر دیگر تمام اہلِ اسلام کو بھی اپنی دعاء میں شامل کرلیں۔

(۱۰)......جامع دعاء کرنا:

اللہ تعالیٰ سے جامع قسم کی دعائیں کریں یعنی جن کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں اور ان الفاظ میں دین ودنیا کی بھلائیاں آجائیں جیسا کہ ابو داؤد، ابن حبان، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

((کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَیَدَعُ مَا سِوَی ذٰلِکَ))(۴۲)

(۴۰) صحیح ترمذی :۳۶۹۶، صحیح الجامع الصغیر ۸۶۱/۲، مشکوٰۃ ۶۹۷/۲ ۔

(۴۱) صحیح الجامع ۸۶۱/۲ .

(۴۲)جامع الاصول ۱۶۳/۴ ،صحیح ابی داؤد:۱۳۳۲ ، صحیح الجامع ۸۸۷/۲، مشکوٰۃ ۶۹۵/۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''نبی اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اُن کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے''۔

(۱۱)......مخفی طریقے سے دعاء کریں:

دعاء ومناجات آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے کیونکہ آہستہ دعاء کرنے میں بہ نسبت بلند آواز سے دعاء کرنے کے زیادہ عاجزی وانکساری ہوتی ہے، ریاکاری ودکھلاوے کا خطرہ وخدشہ نہیں ہوتا جس کے آجانے سے اجر وعمل کا کوئی وزن نہیں رہتا، چنانچہ سورۂ اعراف، آیت: ۵۵ میں ارشادِ ربانی ہے :

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ﴾.

''اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور پوشیدگی سے پکارو''۔

اور سورۂ مریم، آیت: ۳ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک صالح بندے (حضرت زکریا علیہ السلام) کی دعاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴾.

''جب اُس نے اپنے پروردگار کو خفیہ طریقہ سے (چپکے چپکے) پکارا ''۔

اس سلسلہ میں نبیٔ رحمت ﷺ کا ایک فرمانِ عالی شان بھی ہے جو کہ صحیح بخاری ومسلم، سنن ابی داؤد، ابن خزیمہ، مسند احمد اور السنّہ ابن ابی عاصم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، کچھ آدمی بلند آواز سے تکبیریں کہہ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّ هُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ أَقْرَبُ اِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ)). (۴۳)

(۴۳) مشکوٰۃ ۷۱۳/۲، صحیح الجامع ۱۲۹۸/۲ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو تو نہیں پکارتے تم سننے والے اور دیکھنے والے کو پکارتے ہو، اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے اور جسے تم پکار رہے ہو۔ وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے''۔

(۱۲)......دعائیہ کلمات اصرار و تکرار سے بار بار کہیں:

دعاء کرتے وقت دعاء کے الفاظ دو دو تین تین مرتبہ دہرائیں، بار بار کہیں جیسے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ سے رزق مانگتا ہے تو صرف ایک مرتبہ ہی '' اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ '' کہہ کر نہ چھوڑ دے بلکہ ان الفاظ کو بار بار کہیں، کم از کم تین مرتبہ کہیں:

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ ،اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ)).

''اے اللہ! ہمیں رزق دے، اے اللہ! ہمیں رزق دے، اے اللہ! ہمیں رزق دے ''

جیسا کہ صحیح مسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَعَا کَرَّرَ ثَلَاثاً)).(۴۴)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء فرماتے تو دعائیہ کلمات کو تین تین مرتبہ دہراتے تھے''

جبکہ ابو داؤد و نسائی اور صحیح ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُعْجِبُہٗ أَنْ یَّدْعُوَ ثَلَاثاً وَ یَسْتَغْفِرَ ثَلَاثاً)).(۴۵)

---

(٤٤) بحواله فتح البارى ١٩٧/١١

(٤٥) جامع الاصول ١٦٣/٤ شیخ ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedlalfirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

”نبی ﷺ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ دعاء فرمائیں تو تین تین مرتبہ اور مغفرت طلب کریں تو بھی تین تین مرتبہ“ ۔

(۱۳)......کثرت سے دعاء مانگیں:

اللہ تعالیٰ سے بکثرت دُعاء کریں۔ ہر حالت میں، تنگ دستی ہو یا خوشحالی، اللہ تعالیٰ سے دعاء وعبادت کا تعلّق قائم رکھیں۔ جو آدمی خوش حالی وآسودگی میں تو دعاء وفریاد نہیں کرتا لیکن جیسے ہی کسی مصیبت و پریشانی میں گرفتار ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے لمبی لمبی دعائیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی تو صرف مطلب کا ساتھی ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر لوگ اسی کمزوری کا شکار ہوتے ہیں۔ قرآنِ کریم سورۂ زمر، آیت:۸ میں اللہ تعالیٰ نے اسی طبعی کمزوری یا انسانی طبیعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴾.

”انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُسے پکارتا ہے، پھر جب اس کا رب اُسے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا، اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ لوگوں کو اُس (اللہ) کے راستے سے گمراہ کرے“ ۔

مطلب یہ ہے کہ مجبوری وتنگدستی میں تو سبھی لوگ اللہ تعالیٰ سے تعلّق قائم کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس آدمی کی دعاء زیادہ قدر والی ہوتی ہے جو آسائش وآسانی اور آسودگی وخوش حالی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا۔ کیونکہ نمک حلال و وفادار وہی غلام ہوتا ہے جو کسی بھی حال میں اپنے آقا و مالک کو نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

بھولے۔جامع ترمذی اورمستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِنبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ الْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)).(۴۶)

”جو یہ چاہتا ہے کہ سختیوں اور تنگدستیوں کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اُس کی دعاءقبول فرمائے ،اُسے خوشحالی کے زمانے میں کثرت سے دعاء کرتے رہنا چاہیئے“۔

حالات خواہ کیسے ہوں، دعاء و مناجات کی کثرت کریں۔ کیونکہ آپ ایسی ذات سے سوال کررہے ہیں جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔ جو عطاء کرتے کبھی نہیں تھکتا۔اوراللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ وہی ہے جوسوال کرتے کبھی نہ تھکے۔

سنن ترمذی میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسْأَلَ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ)).(۴۷)

”اللہ سے اس کا فضل وکرم طلب کرو۔اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے سوال کیا جائے۔اورافضل عبادت کشائش کا انتظار کرنا ہے“۔

صحیح ابن حبان میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ارشادِنبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((اِذَا سَأَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ)) .(۴۸).

”جب تم میں سے کوئی شخص سوال کرے تو اسے چاہیئے کہ بکثرت (اور بڑی

---

(٤٦) صحيح الجامع الصغير ٦٢٩٠ و الصحيحة ٥٩٣ ۔

(٤٧) جامع الترمذی مع التحفه ١٧/١٠

(٤٨) سلسلة الاحاديث الصحيحة:٣١٦/٣، صحيح الجامع ١٦٣/١ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

بڑی) چیزوں کا سوال کرے، کیونکہ وہ اپنے رب سے سوال کرتا ہے‘‘۔(جو ہر چیز پر قادر ہے)

(۱۴)......مسنُون الفاظ سے دُعاء کرنا:

اپنی کسی بھی حاجت وضرورت کے وقت جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعاء والتجاء کریں تو مسنون الفاظ سے کریں، جو قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوں، من گھڑت مناجات اور موضوع اوراد و وظائف سے بچیں۔ کیونکہ نبیِ رحمت ﷺ نے اپنے خالق و مالک سے جن الفاظ سے دعائیں کی ہیں اُن سے زیادہ مؤثّر زبان اور بلیغ الفاظ کوئی لا ہی نہیں سکتا۔ اور پھر ہر انسان کو روز مرّہ زندگی میں پیش آنے والی تقریباً جتنی بھی ضروریات وحوائج ہیں، ان سب کے متعلّق زبانِ رسالت مآب ﷺ سے نکلی ہوئی بے شمار دعائیں موجود ہیں۔

اور صحیح احادیث سے بھی ثابت ہیں، تو پھر دعائے گنج العرش، دعائے سریانی، دعائے قدح، درودِ تاج، درودِ لکھی، تنجینا، درودِ ماہی، درودِ مقدّس اور درودِ اکبر وغیرہ کے نام سے عام بِکنے والے درود و دعائیں پڑھنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ جب کہ یہ سارے درود اور دعائیں اور ان کے الفاظ وترتیب صحاح وسنن اور کتبِ حدیث کے مکمل ذخیرے میں قطعاً موجود نہیں ہے۔ بلکہ نامعلوم ملاّؤں نے ازخود یہ مقفّع و مسجّع عبارات وضع کر کے مسلمانوں میں پھیلا دی ہیں تاکہ مسلمان قرآن وسنّت سے ثابت شُدہ دعائیں نہ مانگ سکیں۔ حالانکہ دین کے نام سے کوئی بھی چیز وضع کرنے یا گھڑنے کا اختیار کسی بھی فردِ بشر کو تفویض نہیں کیا گیا ہے۔

(۱۵)......معصیّت وگناہ اور قطع رحمی کی دعاء نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کی دعاء ہرگز نہ کریں جسے شریعت نے جُرم وگناہ اور ظلم قرار دیا ہو، جس سے کسی کی حق تلفی یا قطع رحمی وقطع تعلّقی ہوتی ہو۔ مثلاً یہ دعاء کرنا کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! میرے اور فلاں رشتہ دار میں جدائی ڈال دے، یا یہ کہ اے اللہ! مجھے سینما دیکھنے کی توفیق دے یا فلاں جگہ سے چوری کرنے میں میری مدد فرما، ایسی دعائیں مانگنا ناجائز ہے۔ کیونکہ ایسی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبولیّت سے ہمکنار نہیں ہوتیں، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ)).(۴۹)

''بندے کی دعاء اگر گناہ یا قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو تو وہ دعاء قبول کی جاتی ہے''۔

مؤمن بندے کی زبان سے نکلی ہوئی دعاء کبھی بھی بیکار نہیں جاتی، یا تو اُس کی دعاء کو اُسی وقت قبول کرلیا جاتا ہے، یا اس کی دعاء کو اس کی آخرت کیلئے ذخیرہ کرلیا جاتا ہے، یا اس کی دعاء کی وجہ سے کسی آنے والی مصیبت کو اُس انسان سے دور کردیا جاتا ہے، بشرطیکہ دعاء کرنے والا ظلم وجرم کی دعاء نہ کرے۔ چنانچہ مسند احمد و بزار، ابی یعلیٰ اور مستدرك حاکم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَ لَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدَىٰ ثَلَاثٍ :اِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَ اِمَّا أَنْ يُؤَخِّرَهَا لَهُ فِيْ الْآخِرَةِ وَ اِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ السُّوْءَ مِثْلَهَا)).(۵۰)

''جو بھی مسلمان کوئی دعاء کرتا ہے۔ جس میں کوئی برائی نہ ہو، اور نہ رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلّقی ہوتی ہو تو اللہ اُس دعاء کے بدلے ان تین باتوں

(۴۹) مشکوٰۃ ۶۹۲/۲۔
(۵۰) مشکوٰۃ ۶۹۷/۲ شیخ البانی نے اس کی سند پر کوئی کلام نہیں کیا، الترغیب و الترهیب للمنذری اردو ترجمہ از مولانا عبداللہ دہلوی ۱۹۴/۴/۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی ایک ضرور عطاء فرماتا ہے :

- یا تو قریب ہی میں اس کی مانگ پوری فرمادیتا ہے۔
- یا اُسے آخرت کیلئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے۔
- یا [اُس کے بدلے] اُس بندے کی اُسی دعاء کے برابر کوئی آفت و مصیبت دور کردی جاتی ہے۔"

(۱۶)......دعاء کی قبولیّت کیلئے بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا:

دعاء کی قبولیّت کیلئے بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا جائے یعنی اگر آپ مسلسل اللہ تعالیٰ سے فریاد و دعاء کررہے ہیں لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا، اور دعاء جلدی قبول نہیں ہو رہی تو بے صبری اور بیقراری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دعاء ترک نہ کردیں بلکہ دعاء کو مسلسل جاری رکھیں ۔ یوں سمجھئے کہ جب تک کھانا اچھی طرح پک کر تیار نہ ہوجائے اور بچے کے کھانے کا وقت نہ ہوجائے ، ماں اپنے بچے کو کھانا نہیں دیتی کیونکہ ماں جانتی ہے کہ کون سا وقت بچے کو کھانا دینے کیلئے مناسب و بہتر ہے اور کون سا نہیں ، لیکن بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے روتا اور ضد کرتا ہے کیونکہ وہ دیر کی مصلحت کو نہیں سمجھتا۔

ایسے ہی انسان بہت سی دعاؤں کو اپنے لیئے بہتر و مفید سمجھ کر مانگتا ہے اور بہت سی تکلیفوں کو وہ ناپسند کرتے ہوئے اُن سے دور ہونے کی دعاء کرتا ہے حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ، آیت:۲۱۶ میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ عَسىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾

"ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو، اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

[بھی] ممکن ہے کہ تم کسی امر کو بہتر سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں [باعثِ] خرابی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ [تمہارے نفع ونقصان کی چیزوں کو خوب] جانتا ہے اور تم [اس کو پوری طرح] نہیں جانتے''۔

بسا اوقات انسان دعاء کی عدمِ قبولیّت کی وجہ سے بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے اور دعاء کو ترک کر دیتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يُعَجِّلْ يَقُوْلُ : دَعَوْتُ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ)) (۵۱)

''آدمی کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ بے صبری ظاہر نہ کرے [بے صبری یہ ہے کہ دعاء کا اثر ظاہر ہونے میں دیر لگے تو] وہ کہنے لگتا ہے: میں نے دعاء کی تھی، قبول نہیں ہوئی''۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں مزید تفصیل بھی ہے اور اسکے الفاظ یہ ہیں:

((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)).

''بندے کی دعاء قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا کسی قطع تعلّق کی دعاء نہ ہو، جب تک وہ جلد بازی و بے صبری نہ دکھانے لگے''۔

کسی نے پوچھا! اے اللہ کے رسول ﷺ! استعجال [جلد بازی و بے صبری] کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ يَدَعُ الدُّعَاءَ)). (۵۲)

(۵۱) جامع الاصول ۱۶۳/۴ ۔

(۵۲) جامع الاصول ۱۶۴/۴، مشکوٰۃ ۶۹۲/۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

"آدمی یہ کہنے لگے کہ میں دعاء کرتا رہا مگر مجھے تو قبول ہوتے نظر نہیں آتی اور پھر اُکتا کر دعاء کرنا چھوڑ دے"۔

(۱۷)......دعاء میں لفظِ شرط استعمال نہ کرنا:

دعاء میں شرط کا لفظ استعمال نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کو غفور و غفّار اور رؤوف و رحیم سمجھتے ہوئے پورے یقین و اعتماد اور عزم و پختگی سے دعاء کریں۔ کیونکہ دعاء و مناجات میں لفظِ شرط کا استعمال کرنا ممنوع و ناجائز ہے۔ یعنی یہ نہ کہے کہ:

"اے اللہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کر دے"۔

"اگر تو چاہے تو میری مدد کر"۔

"اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے"۔

اس قسم کے الفاظ سے دعاء کرنا ناجائز و ممنوع ہے۔ بغیر کسی تردّد و تذبذب کے دعاء کرنا چاہیئے، یہ کہیں:

"اے اللہ تو مجھے بخش دے"۔

"اے اللہ تو میرا قرض ادا کر دے"۔

"اے اللہ تو میری مدد کر"۔

اس بات کی تصریح صحیح بخاری و مسلم، نسائی اور مسند احمد میں ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَ لَا يَقُوْلَنَّ : اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ)) .(۵۳)

"جب تم میں سے کوئی شخص دعاء کرے تو یقین و عزم کے ساتھ سوال کرے اور یہ ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے [فلاں چیز] دے دے کیونکہ اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے"۔

(۵۳) بخاری مع الفتح ۱۱/۱۴۴، صحیح الجامع ۱/۱۵۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اسی مفہوم و معنیٰ کی ایک اور روایت صحیح مسلم اور الادب المفرد امام بخاری میں ہے جو کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور الادب المفرد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

((...وَ لٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَ لْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَئٌ أَعْطَاهُ)) (۵۴)

''بلکہ اسے چاہیئے کہ عزم و یقین، اور رغبت کے ساتھ دعاء کرے۔ اللہ کے سامنے کوئی بات بڑی نہیں ہے وہ ہر چیز دے سکتا ہے''۔

(۱۸)......امام کا اجتماعی دعاء میں اپنے آپ کو خاص نہ کرنا:

اگر کوئی امام ہے تو تنہا اپنے لیئے ہی دعاء نہ کرے۔ بلکہ سب مقتدیوں کیلئے بھی کرے۔ مثلاً [میری] کی بجائے [ہماری] اور [میں] کی بجائے [ہم] کے الفاظ استعمال کرے۔ اگر کوئی امام بوقتِ دعاء مقتدیوں کو نظر انداز کر کے محض اپنا ہی خیال رکھتا ہے تو اس کا یہ طرزِ عمل خیانت کے مترادف ہوگا۔ جیسا کہ ابو داؤد، نسائی، ترمذی، مستدرك حاکم اور ابن حبان میں فرمانِ رسول ﷺ ہے:

((لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْماً فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ خَانَهُمْ))(۵۵)

''جب کوئی آدمی کسی قوم کی امامت کرائے تو انہیں چھوڑ کر اپنے آپکو دعاء کے ساتھ خاص نہ کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ ان کا خائن ہے''۔

ملاحظہ:

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ یہ صرف اُس وقت ہے جب آدمی نماز میں

---

(۵٤) فتح الباری ۱۱/۱٤٤، مشكوٰة ۲/٦٩۲، صحيح الجامع ۱/۱۵۳

(۵۵) صحيح ابو داؤد للالبانی ۱/۲۰ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniriqamar.com
www.KitaboSunnat.com

یا نماز کے باہر دعاء کروائے جیسے خطبۂ جمعہ کے دوران اور دعاءِ قنوت وغیرہ، اور اگر خاموشی سے وہ صرف خود ہی دعاء کرتا ہے تو امام خاص اپنے لیئے دعاء کرسکتا ہے اور حالتِ نماز میں نبیٔ رحمت ﷺ کا خاص اپنے لیئے دعاء کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔جیسے صحیح بخاری و مسلم ، ابو داؤد ، نسائی اور مسند احمد میں ہے کہ نبی ﷺ نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعاء کیا کرتے تھے:

((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)).(۵٦)

”اے اللہ! میں عذابِ جہنّم سے تیری پناہ مانگتا ہوں،اور اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں،اور اے اللہ! میں موت وحیات کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں،اور اے اللہ! میں مسیح دجّال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں“

(۱۹)......حد سے تجاوز (مبالغہ آمیزی) نہ کرنا:

دعاء وفریاد کرتے وقت حد سے تجاوز نہ کیا جائے ۔یہ ادب قرآن کے اُن الفاظ سے معلوم ہوتا ہے جو سورۂ اعراف،آیت:۵۵ میں ہیں، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾.

”اللہ کو گڑ گڑا کراور پوشیدگی سے پکارو،اللہ حد سے تجاوز و زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“۔

اور حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت حدیث میں بھی آئی ہے جیسا کہ ابو داؤد، ابن ماجه ، ابن حبان، مستدرك حاكم اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن

(٥٦) صحیح بخاری ۲۰۲/۱ ـ ۱۰۲/۲ ، صحیح مسلم ۴۱۲/۱ ، ابو داؤد،نسائی،مسند احمد بحواله صفة صلوٰة النبی ﷺ للالبانی، ص:۱۰۹ ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

مغفّل رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِيْ الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَآءِ))(۵۷)

''اس اُمّت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو طہارت و وضوء کرنے اور دعاء مانگنے میں حدود سے تجاوز کریں گے''۔

جب کہ مسند احمد و ابو داؤد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ)).(۵۸)

''ایک قوم ایسی بھی آئے گی جو دعاء میں حد سے تجاوز کرے گی''۔

تجاوز کرنے کی صورتیں :

دعاء میں اعتداء و مبالغہ آمیزی سے منع فرمایا گیا ہے۔اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔مثلاً:

- دعاء میں لفظی تکلّفات قافیہ و سجع وغیرہ اختیار کیئے جائیں۔جس سے خشوع و خضوع میں فرق پڑے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ وہ دعاء میں سجع و قافیہ بندی سے قطعاً اجتناب کیا کرتے تھے۔(۵۹)
- دعاء میں غیر ضروری قیدیں لگائی جائیں جیسے حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اُن کے صاحبزادے اس طرح دعاء مانگ رہے ہیں کہ یا اللہ! میں جنّت میں سفید رنگ کا دائیں جانب والا محل طلب کرتا ہوں،تو

(۵۷) صحیح ابی داؤد : ۸۶، صحیح الجامع الصغیر :۲۳۹۶، ارواء الغلیل:۱۴۰ ۔

(۵۸) صحیح سنن ابی داؤد:۱۳۳، صحیح الجامع:۳۶۷۱ ۔

(۵۹) بخاری ،حدیث:۶۳۳۷ مع الفتح ۱۴۳/۱۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

موصوف نے روکا اور فرمایا :

"دعاء میں ایسی قیدیں اور شرطیں لگانا حد سے تجاوز کرنا اور مبالغہ آمیزی کرنا ہے۔ جسے قرآن وسنّت میں ممنوع وناجائز قرار دیا گیا ہے"۔(٦٠)

- عام مسلمانوں کیلئے بددعاء کی جائے۔
- اللہ تعالیٰ سے ایسی چیزوں کا سوال کیا جائے جو عام لوگوں کیلئے مضّر ہوں۔
- یسی چیزیں طلب کی جائیں جن کا وہ دعاء کرنے والا اہل ہی نہیں ہے۔ مثلاً انبیاء کرام کے درجات ومراتب مانگنا وغیرہ۔
- حرام کاموں میں اللہ تعالیٰ سے نُصرت طلب کرنا۔
- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ایسی دعاء وآرزو کرنا جو پوری نہیں ہوسکتی۔ مثلاً قیامت تک کی زندگی، یا بشری ضرورتوں سے بے نیازی کا سوال کرنا وغیرہ۔
- چِلّا چِلّا کر دعاء مانگنا بھی حد سے تجاوز اور مبالغہ آمیزی میں شمار ہوتا ہے۔
- دعاء وعبادت میں غیرُ اللہ کو شریک کیا جائے۔
- دعاء میں مبالغہ یہ بھی ہے کہ زبانِ رسالت مآب ﷺ سے نکلی ہوئی دعاؤں کو چھوڑ کر عام لوگوں کی وضع کردہ دعائیں جو تکلّفات اور تحسینِ عبارات سے بھری ہوئی ہوں وہ پڑھتے رہیں۔
- دعاء میں تضرّع وعاجزی کی بجائے لاپرواہی وتغافل کا اظہار کیا جائے۔(٦١)

(٢٠)......صالح لوگوں سے دعاء کی درخواست کرنا :

نیک وصالح لوگوں سے اُن کی زندگی میں دعاء کروانا صرف جائز ہی نہیں بلکہ ایک مستحسن فعل ہے کیونکہ اس طرح قبولیتِ دعاء کی زیادہ اُمید ہوتی ہے۔ اور

---

(٦٠) بحوالہ معارف القرآن مفتی محمد شفیعؒ ٥٧٩/٣ ۔

(٦١) ماہنامہ "نقوش" جلد:٩، سیرت نمبر، ص: ٥١٠ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumriqamar.com
www.KitaboSunnat.com

پھر نبی اکرم ﷺ سے دوسروں کا اپنے لیئے دعاء کی درخواست کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے اور صحابہ کرام ﷺ نبی ﷺ سے دعاء کروایا کرتے تھے۔(۶۲)

(۲۱)......موت کی دعاء نہ کریں :

اپنی موت کی دعاء نہ کی جائے کیونکہ ایک مومن آدمی کیلئے یہ ہرگز لائق نہیں کہ وہ دنیا کی زندگی سے دل برداشتہ ہوکر اپنے لیئے موت کی تمنّا و دعاء کرے اس لیئے کہ اگر وہ نیک وصالح ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوجائے اور اگر گنہگار وخطا کار اور عیبی و پاپی ہے تو ممکن ہے کہ اس کو توبہ کی توفیق مل جائے اور اس کے گناہ معاف ہوجائیں۔اور پھر یہ موت رنجیدگی و پریشانی کا کوئی علاج بھی تو نہیں۔بقولِ شاعر ؎

اب تو گھبرا کے کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مرکے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

صحیح بخاری و مسلم ، سنن اربعہ اورمسند احمد میں حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ)).

’’تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے‘‘

اگرضرور ہی کچھ کہنا چاہتا ہوتو اِسی حدیث میں مذکور ہے کہ وہ اس طرح دعاء کرسکتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْراً لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْراً لِّيْ)) .(۶۳)

---

(٦٢) ایسے واقعات کتبِ حدیث میں بکثرت موجود ہیں ۔

(٦٣) بخاری مع الفتح ١٥٥/١١ ، مختصر مسلم :١٨٨٤،ارواء الغليل:٦٨٣

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! جب تک میرے لیئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے فوت کردے ''۔

(۲۲)......رونا اور آنسو بہانا:

دورانِ دعاء رونا اور آنسو بہانا دعاء کی قبولیّت کیلئے موثّر ترین چیز ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ابراہیم میں وارد حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے بارے میں یہ ارشادِ الٰہی پڑھا:

﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّيْ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾. (۶۴)

''اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تُو بہت ہی معاف کرنے اور کرم کرنے والا ہے'' ۔

اور قران کریم میں وارد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول پڑھا :

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾. (۶۵)

''اگر تو اِنہیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اِنہیں معاف فرمادے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے'' ۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیئے اور

((اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ))

''اے اللہ! میری امّت کو معاف کرنا''۔

---

(٦٤) سورة ابراهيم : ٣٦ ۔ (٦٥) سوره المائده : ١١٨ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmufriqamar.com
www.KitaboSunnat.com

کہتے گئے اور روتے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ تیرا رب بہتر جاننے والا ہے پھر بھی جاؤ اور پوچھو تو سہی کہ کیوں روتے ہیں؟ نبی ﷺ نے وجہ بتائی حالانکہ اللہ اسے بہتر جانتا ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ اور کہو: اے محمد ﷺ!

((اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَ لَا نَسُوْءُ کَ)).(٦٦)

''آپ کی امّت کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کرینگے، پریشان نہیں کریں گے''

(۲۳)......دنیا میں ہی سزا طلب نہ کرنا :

آدمی اللہ سے اِس دنیا میں ہی اپنے گناہوں کی سزا پانے کی دعاء وطلب نہ کرے بلکہ مغفرت ومعافی مانگے۔نبی ﷺ نے ایسی دعاء کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ صحیح مسلم ،ترمذی ، نسائی،مسند احمد اورالادب المفرد امام بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک صحابی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے جو بیماری کے سبب چُوزے [پرندے کے بچے] کی طرح کمزور ہو چکے تھے، نبی ﷺ نے اُن سے پوچھا:

''کیا آپ کوئی دعاء کرتے تھے؟''۔

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، میں دعاء کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینا چاہتا ہے، وہ مجھے اس دنیا میں ہی دے لے۔اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ! لَا تُطِیْقُهٗ أَوْ لَا تَسْتَطِیْعُهٗ. أَفَلَا قُلْتَ : اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

(٦٦) صحیح مسلم ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmumqamar.com
www.KitaboSunnat.com

”سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت کہاں کہ اللہ کا عذاب جھیل سکو، تم نے یہ دعاء کیوں نہیں کی:

((اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

”اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی و بھلائی عطا فرما اور ہمیں نارِ جہنّم کے عذاب سے بچالے“ ۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے اس صحابی کیلئے اللہ سے دعاء فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء و تندرستی عطا فرمائی۔(٦٧)

(٢٤)......اپنے اور اپنے اہل و مال کے خلاف بددعاء نہ کرنا :

اپنے اور اپنے اہل و مال کے خلاف بددعاء نہ کی جائے، چنانچہ صحیح مسلم، ابو داؤد، بیہقی اور مسند احمد میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَدْعُوْا عَلٰی أَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَآئِکَةَ یُؤَمِّنُ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ)) (٦٨)

”اپنے خلاف خیر و بھلائی کی دعاء کے سوا کچھ [بددعاء] نہ کریں کیونکہ تمہاری دعاء و بددعاء پر فرشتے آمین کہتے ہیں“ ۔

اسی طرح صحیح مسلم، ابو داؤد اور ابن حبان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَدْعُوْا عَلٰی أَنْفُسِکُمْ وَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی أَوْلَادِکُمْ وَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی خَدَمِکُمْ وَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی أَمْوَالِکُمْ، لَا

(٦٧) صحیح مسلم ٢٠٦٨/٤، حدیث:٢٦٨٨ ، صحیح الجامع ٩٧٣/١، حدیث:٣٥٩٧

(٦٨) صحیح الجامع ١٢١٦/٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً لِيُسْأَلَ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيُسْتَجَابُ لَكُمْ)). (٦٩)۔

”اپنے خلاف بددعاء نہ کرو، اپنی اولاد کے خلاف بھی بددعاء نہ کرو، اپنے خدم وحشم [نوکروں] کے خلاف بھی بددعاء نہ کرو، اپنے مال ومتاع کے خلاف بھی بددعاء نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ سے عطائیں پانے [قبولیّت] کی گھڑی میں بددعاء کر بیٹھو اور وہ قبول ہو جائے“۔

(۲۵)......کسی معیّن شخص کے خلاف بددعاء نہ کرنا:

کسی معین شخص حتیٰ کہ جانور وغیرہ کو بھی بددعاء نہ دی جائے اور اس پر لعنت نہ کی جائے۔ ہاں اجمالی طور پر ایسے لوگوں کیلئے بددعاء اور لعنت کرنا جائز ہے جن کے افعال وکردار باعثِ لعنت ہوں جیسا کہ قرآنِ کریم میں بعض لوگوں پر لعنت کی گئی ہے، مثلاً سورۃ البقرۃ، آیت:۸۹ میں ہے:

﴿ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾

”کافروں پر اللہ کی لعنت ہو“۔

سورۃ آل عمران، آیت:۶۱ میں ہے:

﴿ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ﴾

”پھر ہم دعاء والتجاء کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں“۔

سورۃ الاعراف، آیت:۴۴ میں ہے:

﴿ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَنْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾

”تو ان میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ بےانصاف [ظالموں] پر اللہ کی لعنت ہو“۔

ایسے ہی سورۂ ہود، آیت:۱۸ میں ہے:

(٦٩) مختصر مسلم ١٥٣٧/١، ابن حبان: ٢٤١١ ـ موارد، صحیح الجامع ١٢١٦/٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ ﴾

''ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کی طرح ہی بعض احادیثِ شریفہ میں اجمالی طور پر بعض برے کرتوت والوں پر نبی ﷺ نے بھی لعنت فرمائی ہے، جیسے ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی اورمسند احمد و طیالسی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ)). (۷۰)۔

''سود کھانے، کھلانے، اس کی گواہی دینے اور لکھنے والے پر اللہ کی لعنت ہو''۔

جبکہ صحیح مسلم و مسند احمد میں ''اس کے دو گواہوں'' کا ذکر ہے اوراس کے آخر میں ہے:

((هُمْ فِيْهَا سَوَاءٌ)) . (۷۱)

''یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں''۔

ایسے ہی نبی اکرم ﷺ نے رشوت لینے، رشوت دینے، شراب پینے، شراب پلانے، شراب بیچنے، جس کیلئے شراب بیچی جائے، شراب نکالنے والا، جس کیلئے شراب نکالی جائے، اسے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچانے والا، اور جس تک پہنچائی جائے اوراس کی قیمت کھانے والا، منہ نوچنے والی، گریبان چاک کرنے والی اور ویل و ہلاکت کو پکارنے یا بَین کرنے والی، (خوبصورتی کیلئے) اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑنے [وِگ لگانے] والی، مصنوعی بال جڑوانے [وِگ لگوانے] والی، سُرمہ گُھودنے اور سُرمہ گُھدوانے والی، چہرے کے بال اکھیڑنے والی، چہرے کے بال اکھڑوانے

(۷۰) الارواء:۱۳۳۶، صحیح الجامع ۹۰۶/۲ ۔

(۷۱) مختصر مسلم:۹۵۵، الارواء:۱۳۳۶، صحیح الجامع ۹۰۷/۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmufiqamar.com
www.KitaboSunnat.com

والی، عورتوں کے کپڑے پہننے والا، مردوں کے کپڑے پہننے والی، مردانہ چال ڈھال اختیار کرنے والی، زنانہ چال ڈھال اختیار کرنے والا، چور، ہجڑو، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، کفن چور مرد، کفن چور عورت، خوبصورتی کیلئے دانتوں میں درزیں بنوانے والی، اللہ کی تخلیق وساخت بدلنے والی، قبروں کی بکثرت زیارت کرنے والی، چہرے پر کوئی نشان بنانے اور بنوانے والا، یہود، نصاریٰ، صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والا، والدین کو گالی دینے والا، غیرُ اللہ کیلئے ذبح کرنے (چڑھاوے چڑھانے) والا، بدعتی کو پناہ دینے والا، زمین کے نشاناتِ تقسیم (بُرجیاں) مٹانے (بدلنے) والا اور جانور کا مُثلہ کرنے (اس کے ناک کان وغیرہ کاٹنے) والا۔

یہ سب وہ لوگ اور اشیاء ہیں جنھیں دو ایک نہیں کم وبیش چھبیس (۲۶) صحیح احادیث میں نبی ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔(۷۲)۔

لہٰذا کسی کا نام لیئے بغیر محض کسی فعل وکرتوت کی بناء پر ایسے کرنے والوں کو لعنت کی جاسکتی ہے ورنہ نہیں کیونکہ انسان تو انسان ہے صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے تو ایک عورت کو ایک اونٹنی پر لعنت کرتے سنا تو اُس کے اس فعل پر نکیر کرتے ہوئے فرمایا:

((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَ دَعُوْهَا ، فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ)).(۷۳)۔

''اونٹنی پر سے سامان اتار لو اور اسے چھوڑ دو، اس پر لعنت کی جا چکی ہے''۔

اس حدیث کے آخر میں راویٔ حدیث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گویا اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں جو لوگوں کے مابین دھتکاری ہوئی پھر رہی ہے اور کوئی اسے لینے کیلئے تیار نہیں۔ جبکہ ابو داؤد و ترمذی، ابن حبان، معجم

---

(۷۲) ان تمام امور سے متعلقہ تمام احادیث: صحیح الجامع ۹۰۶/۲ ـ ۹۱۰ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۷۳) صحیح مسلم ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

طبرانی کبیر اور بیہقی میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے :

((لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ)).(۷۴)۔

''ہوا کو لعنت نہ کرو، یہ تو اللہ حکمِ الٰہی کے تابع ہے''۔

اور یہ لعن طعن کا رویہ بہت ہی برا ہے اور اس کے عادی شخص کو اپنے آپ پر کنٹرول کرنا چاہیئے کیونکہ اسی ذکر کی گئی حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((وَ اِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئاً لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)).(۷۵)۔

''اگر کسی نے کسی چیز پر لعنت کی مگر وہ اس لعنت کی مستحق نہ ہو، تو وہ لعنت اُسی لعنت کرنے والے شخص پر لوٹ آتی ہے''۔

(۲۶)......گالی نہ دینا:

یہیں یہ بھی عرض کرتے جائیں کہ بعض لوگوں کو لعنت ملامت کی اور بعض کو اسکی تو نہیں البتہ گالی گلوچ کرنے کی بڑی عادت ہوتی ہے۔ قدم بہ قدم، لمحہ بہ لمحہ ہر کس و ناکس کو گالیاں دیئے چلے جاتے ہیں جبکہ کسی مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم ، ترمذی و نسائی، ابن ماجہ و مسند احمد اور معجم طبرانی کبیر میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ)).(۷۶)۔

''کسی مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ کبیرہ) اور اس سے قتال و جنگ (لڑائی) کرنا کفر ہے'' ۔

اور مسند بزار میں حسن درجہ کی سند سے مروی حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

(۷٤) صحیح الجامع ۱۲٤۱/۲، الصحیحۃ:۵۲۷۔

(۷۵) حوالہ جاتِ سابقہ ۔

(۷٦) مختصر مسلم:٦٦، صحیح الجامع ٦۷۳/۱ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

((سَابُّ الْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ)).(۷۷)۔

''مؤمن کو گالی دینے والا اس شخص کی طرح ہے جو ہلاکت کے کنارے پر کھڑا ہو''

مومن مسلمان تو بہت قدر و منزلت والا ہوتا ہے، نبی ﷺ نے تو کئی معمولی معمولی چیزوں کو گالی دینے سے بھی منع فرمایا ہے، مثلاً: مُرغ کو گالی دینے سے بھی روکا ہے جیسا کہ ابو داؤد میں صحیح سند سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ ، فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ)).(۷۸)۔

''مرغ کو گالی مت دیا کرو۔ یہ نماز (فجر) کیلئے اٹھاتا (بیدار کرتا) ہے''۔

اور صحیح مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).(۷۹)۔

''زمانے کو گالی مت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے''۔

اور بخاری و مسلم، ابو داؤد اور مسند احمد کی ایک حدیثِ قدسی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُؤْذِيْنِىْ ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ أَنَا الدَّهْرُ بِيَدِىْ الْأَمْرَ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ)) .(۸۰)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ابنِ آدم مجھے اذیّت پہنچاتا ہے زمانے کو گالیاں دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں سارا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اور دن رات کو میں بدلتا ہوں'' ۔

---

(۷۷) صحیح الجامع ۶۷۱/۱، الصحیحة:۱۸۷۸ ۔

(۷۸) مشکوٰة:۴۱۳۶، صحیح الجامع ۱۲۲۲/۲ ۔

(۷۹) مختصر مسلم :۸۱۴

(۸۰) الصحیحة :۵۳۱، صحیح الجامع ۲/۸۰۰ ۷۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی بعض دفعہ آدمی بخار سے تنگ آ کر اُسے بھی گالی گلوچ کرنے لگتا ہے، حالانکہ الادب المفرد امام بخاری صحیح مسلم، مستدرك حاکم اور طبقات ابن سعد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ام سائب یا ام مسیّب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے جو کہ بیمار تھیں، ان کی خیریت دریافت کی تو وہ کہنے لگیں:

((اَلْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِ))۔

''یہ بخار ہے (جو جان ہی نہیں چھوڑ رہا) اللہ اس میں برکت نہ فرمائے''۔

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی ، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). (۸۱)۔

''بخار کو گالی مت دو۔ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو یوں بہالے جاتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے مَیل کچیل (زنگ) کو جلا دیتی ہے''۔

اور پھر یہ سب چیزیں (مُرغ و بخار وغیرہ) تو اللہ کی تابع فرماں ہیں اور یہ گالی تو ایسا فعل ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ کے نافرمان شیطان کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ مسند الفردوس دیلمی، فوائد التمام اور فوائد المخلص میں صحیح سند سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهٖ)). (۸۲)

---

(۸۱) مختصر مسلم:۱٤٦٩، الصحیحة:۱۲۱۵، صحیح الجامع ۱۲۲۳/۲

(۸۲) الصحیحة: ۲٤۲۲، صحیح الجامع ۱۲۲۳/۲ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

"شیطان کو گالی مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو"۔

غرض گالی دینا اپنی ہی زبان خراب کرنا اور اپنے ہی نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے والی بات ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے۔

(۲۷)......دعاء کے آخر میں آمین کہیں :

دعاء کے آخر میں دعاء کرنے والا خود بھی آمین کہے جیسا کہ مستدرك حاكم میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَّنَ فِيْ دُعَائِهِ)). (۸۳)۔

"نبی ﷺ نے اپنی دعاء کے بعد آمین کہی"۔

(۲۸)......دعاء [خصوصاً قنوت] کے بعد چہرے پر ہاتھ نہ پھیرنا:

اب اِن آدابِ دعاء کے آخر میں یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں بلکہ اسے اٹھائیسواں ادب سمجھ لیں کہ نماز کے دوران مثلاً دعائے قنوتِ وتر اور قنوتِ نازلہ کے بعد چہرے پر ہاتھوں کو پھیرنے کا کسی صحیح وصریح حدیث سے پتہ نہیں چلتا۔ البتہ نماز کے باہر چہرے پر ہاتھوں کو پھیرنے کا پتہ دینے والی بعض روایات ملتی ہیں۔ لیکن وہ سب بھی ضعیف ہیں، اگرچہ بعض سلف صالحین سے نماز کے باہر دعاء کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا پتہ چلتا ہے۔ (۸۴) اور احتیاط اسی میں ہے کہ بعد از دعاء چہرے پر ہاتھ نہ پھیرے جائیں۔

---

(۸۳) الصحيحة: ۲٤۲۲، صحيح الجامع ۱۲۲۳/۲ ۔

(۸٤) تفصیل کیلئے دیکھیئے: بلوغ المرام حافظ ابن حجر، تحقيق مشكوٰة ۲/ ٦٩٦، ارواء الغليل للالبانی ۲/ ۱۷۸۔۱۸۲ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اوقاتِ اجابتِ دُعاء

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت و ہر آن اپنے بندوں کی دعاء وفریاد کو سنتا اور اُن کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے، لیکن کچھ خاص اوقات ایسے بھی ہیں جن میں دعائیں بہت جلد قبول ہوجاتی اور اپنا اثر خوب دکھاتی ہیں، جن میں سے بعض اوقات ہم ذکر کرنے جارہے ہیں :

(۱)......حالتِ سجدہ :

سجدہ کی حالت میں کی گئی دعاء کو اللہ تعالیٰ بہت جلد قبول کرتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم، ابو داؤد، نسائی، بیہقی ، ابو عوانہ اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) .(۸۵)۔

”سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ نزدیک ہوجاتا ہے،تو زیادہ دُعائیں مانگا کرو“۔

ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح مسلم و ابوداؤد ،نسائی و ابن ماجہ اورمسند احمد میں روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَ أَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)) .(۸٦)

---

(۸۵) صحیح سنن ابی داؤد ۱/۱٦٦، الارواء:٤٥٦، صحیح الجامع ۱/۲٥۹ ۔

(۸٦) صحیح الجامع الصغیر ۱/٥۳٦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''سجدوں میں دعاء کرنے کی کوشش کرو، زیادہ قریب ہے کہ تمہاری یہ دعاء قبول کرلی جائے''۔

(۲)......ہر رات کی ایک مخصوص ساعت :

صحیح مسلم اورمسند احمد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ، يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَىٰ فِيْهَا خَيْراً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا أَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ))(۸۷)

''رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ دنیاوآخرت کی جس بھی بھلائی کا سوال مسلمان بندہ کا اس میں کرے، اُسے اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرے گا۔اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے''۔

(۳)......آدھی رات کو :

آدھی رات بھی قبولیّتِ دعاء کا وقت ہے کیونکہ حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ سے معجم طبرانی اوسط میں روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ. هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَىٰ ؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ ؟ فَلَا يَبْقَىٰ مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ، اِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَىٰ بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّاراً)).(۸۸)

---

(۸۷) صحیح الجامع الصغیر ۴۲۷/۱ ۔

(۸۸) سلسله الاحادیث الصحیحة ۶۲/۳ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''آدھی رات کو آسمانوں کے دروازے کُھلتے ہیں، اور ایک منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعاء کرنے ولا ہے کہ اس کی دعاء قبول کی جائے؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسے عطاء کیا جائے؟ کیا کوئی مبتلائے کرب وبلا ہے کہ اس کی مشکل آسان کی جائے؟ کوئی مسلمان ایسا باقی نہ رہے گا کہ جو دعاء کرے اور اس کی دعاء قبول نہ ہو، سوائے زانی عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے دھندا کرتی ہے یا پھر جو مسلمانوں سے دس فیصدی (جبری غنڈہ ٹیکس) وصول کرتا ہے''۔

(۴)......رات کا آخری تہائی حِصّہ :

قبولیّتِ دعاء ومناجات کا چوتھا وقت رات کا آخری تہائی حصّہ ہے اور رات غروبِ آفتاب سے لے کر صبحِ صادق ہونے تک کا نام رات ہے، اندازے سے اس کے تین حصّے کر کے آخر کا تہائی حصہ تہجّد پڑھنے اور دعاء ومناجات کی قبولیّت کا وقت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَىٰ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهٗ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرُ لَهٗ)) (۸۹)

''ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری حِصّہ میں آسمانِ دنیا پر آکر فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعاء کرے؟ میں اُس کی دعاء کو قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے؟ میں اس کو دوں۔ کوئی روزی کا طلبگار ہے؟ جو مجھ سے

(۸۹)صحیح البخاری مع الفتح ۱۱/۱۳۳، مختصر مسلم: ۱۸۸۰، صحیح الجامع ۲/۱۳۵۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

روزی مانگے اور میں اسے روزی دوں۔کوئی ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے ؟اور میں اس کے گناہ معاف کروں‘‘۔

ایک دوسری روایت حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے سنن نسائی،ترمذی، صحیح ابن خزیمہ اور مستدرک حاکم میں مروی ہے جس میں ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)). (۹۰)۔

’’رات کے آخری حصّہ میں اللہ تعالیٰ بندے کے قریب تر ہوتا ہے۔اگر تم میں ہمّت ہو کہ تم اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے شمار ہو سکو تو [اُس وقت ذکر کرکے] اُن میں سے ہو جاؤ‘‘۔

(۵)......رات کو اچانک بیداری کے وقت:

رات کو کوئی شخص اچانک نیند سے بیدار ہو جائے تو ایسے میں مانگی گئی دعاء کو بھی اللہ قبول فرماتا ہے

چنانچہ ابو داؤد ، ابن ماجہ، مسند احمد اور طیالسی میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِراً، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْراً مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اِلَّا أَعْطَاهُ اِيَّاهُ)). (۹۱)۔

(۹۰) رواہ الترمذی،صحیح الجامع ۲۵۹/۱ ، مشکوٰۃ: ۱۲۲۹ ، صحیح الاذکار،ص: ۷۳

(۹۱) صحیح الجامع ۱۰۰۳/۲ ، صحیح الترغیب:۵۹۷، مشکوٰۃ :۱۲۱۵ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''جو مسلمان وضوء کی حالت میں ذکرِ الٰہی کرتا ہوا سوئے اور رات کے کسی وقت بیدار ہو جائے اور ایسے میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے جو کچھ بھی مانگے تو اللہ اُسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے'' ۔

ایسے ہی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری ، ابو داؤد اور ترمذی میں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص رات میں بیدار ہو جانے پر یہ دعاء پڑھے:

((لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْـحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)).

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور ہر طرح کی تعریفیں اُسی کے لیئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں، اور وہ پاک ہے، اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑاا ہے اور اس کی توفیق کے سوا نیکی کرنے کی اور اسی کی مدد کے سوا برائی سے بچنے کی مجھ میں کوئی طاقت نہیں ہے'' ۔

اور پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہتے ہوئے اللہ سے بخشش طلب کرے یا کوئی بھی دعاء کرے تو اس کی دعاء قبول کی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اٹھ کر وضوء کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی''۔(۹۲)

(۶)......آذان کے وقت :

دعاؤں کی قبولیّت کا چھٹا وقت وہ ہے جب کسی نماز کیلئے آذان ہو چنانچہ

(۹۲) بخاری ، کتاب التھجّد، ابو داؤد ، کتاب الادب، ترمذی ، کتاب الدعوات، صحیح الکلم الطیب للالبانی [اردو ترجمہ] از مؤلفِ ھذا مع ضمیمہ ، ص: ۱۱۶۔۱۱۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.Mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

ابو داؤدو مستدرك حاكم اورصحيح ابن حبان میں حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ : الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَ وَقْتَ الْمَطَرِ وَ عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً)). (۹۳)۔

''دووقتوں میں دعاء ردّنہیں کی جاتی: آذان کےوقت اور بارش کے دوران اور گھمسان کی جنگ میں جب کہ دشمن سے گتّھم گتّھا ہوا جائے''۔

جبکہ ابو یعلیٰ ، طیالسی اورالمختارة للضیاء میں حضرت انسؓ سے مروی حدیث میں ہے :

((اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَ أُسْتُجِيْبَ الدُّعَآءُ))(۹۴)

''جب نماز کیلئے آذان دی جائے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اوردعاء قبول کی جاتی ہے''۔

(۷)......نماز کی تکبیر[اقامت] کے وقت :

مسند شافعی اورمعرفة السنن و الآثار بیهقی میں مکحول سے مرسلاً مروی ارشادِنبوی ﷺ ہے :

((اُطْلُبُوْا اِسْتِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ اِلْتِقَاءِ الْجُيُوْشِ، وَ اِقَامَةِ الصَّلوٰةِ، وَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ)).(۹۵)۔

''اللہ تعالیٰ سے گھمسان کی لڑائی کے دوران اورنماز کی اقامت کے وقت اوردورانِ بارش دعاء کریں قبول ہوتی ہے ''۔

---

(۹۳)صحیح الجامع ۵۹۰/۱ ، الصحیحه :۱٤٦۹، صحیح الترغیب: ۲٦۲ .

(۹٤)صحیح الجامع ۲۰۳/۱، الصحیحه: ۱٤۱۳

(۹۵) صحیح الجامع ۲۳۵/۱ ،شواهد کے ساتھ حسن کے درجه کو پهنچ جاتی هے ، الصحیحه: ۱٤٦۹ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۸)......آذان وا قامت کے درمیان :

ابـو داؤد، تـرمذی، نسائی ، ابن خزیمه، ابن حبان اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

((لَا یُـرَدُّ الـدُّعَـاءُ بَیْنَ الْآذَانِ وَ الْاِقَامَةِ، قَالُوْا:مَاذَا نَقُوْلُ یَا رَسُـوْلَ الـلّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَـالَ: سَـلُـوا الـلّٰـهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ)) .(۹۶)۔

’’آذان وا قامت کے درمیان دعاء قبول کی جاتی ہے،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ سے کیا مانگیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیاو آخرت میں عافیّت کا سوال کریں‘‘۔

جبکہ ابو داؤد میں ہے:

((اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الْآذَانِ وَ الْاِقَامَةِ مُسْتَجَابٌ فَادْعُوْهُ)). (۹۷)۔

’’آذان وا قامت کے درمیان دعاء قبول کی جاتی ہے۔لہٰذا دعاء مانگا کرو‘‘

اور مستدرك حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

((اَلدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ بَیْنَ الْآذَانِ وَ الْاِقَامَةِ)). (۹۸)۔

’’آذان وا قامت کے درمیان دعاء قبول کی جاتی ہے‘‘۔

(۹)......لیلۃُ القدر میں :

وہ اوقات اور مواقع جن میں دعائیں جلدی قبول ہوتی ہیں،اُن میں سے ہی نواں موقع لیلۃ القدر ہے۔اور لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک

(۹۶) مسند احمد۱۹۹/۳ بسند حسن، الارواء: ۲۲٤، تخریج الکلم الطیّب للشیخ الارناؤوط رقم (۷۳) ،صحیح الاذکار، ص:۵۵ ۔

(۹۷) صحیح سنن ابی داؤد ۱۰۵/۱ ۔

(۹۸)صحیح الجامع ٦٤١/١ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

رات ہے جس کی اہمیّت وفضیلت کے بارے میں قرآن کی ایک مکمّل سورت، سورۃ القدر نازل ہوئی ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّـا أَنْـزَلْـنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ . وَ مَآ أَدْرَاکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ . لَيْـلَةُ الْـقَـدْرِ خَيْـرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ . تَنَزَّلُ الْمَلآئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَـا بِـاِذْنِ رَبِّهِـمْ مِـنْ كُـلِّ أَمْـرٍ. سَلَامٌ هِـيَ حَتّٰـى مَطْلَعِ الْفَجْرِ .﴾

”ہم نے اِس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا، اور آپ کو کیا معلوم ہے کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح الامین اس میں اپنے رب کے اِذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات طلوعِ فجر تک سراسر سلامتی ہے“۔

جبکہ صحیح بخاری، ابو داؤد ترمذی اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَـنْ قَـامَ لَيْـلَةَ الْـقَدْرِ اِيْمَاناً وَّ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). (۹۹)

”جس نے لیلۃ القدر میں اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کی رضاء کے حصول کیلئے قیام کیا، اس کے سابقہ تمام گناہ بخشے گئے“۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر شبِ قدر معلوم ہو جائے تو پھر کیا کہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دعاء کرنا:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ ، فَاعْفُ عَنِّيْ)) .(۱۰۰)۔

(۹۹)صحیح الجامع ۱۱۰۰/۲ ۔ (۱۰۰) مشکوٰۃ ۲۰۹۱ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmumqamar.com
www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے، مجھے بھی معاف فرمادے''۔

(۱۰)......جہاد میں گُھمسان کی لڑائی کے وقت :

دعاؤں کی قبولیت کا دسواں موقع وہ وقت ہے جب کوئی مسلمان کافروں سے برسرِ پیکار ہو اور گھمسان کی جنگ چل رہی ہو، ایسے میں مجاہدینِ اسلام کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے، اِسی سلسلہ میں کتاب الام شافعی اور معرفة السنن و الآثار بیهقی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أُطْلُبُوْا اِسْتِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْجُيُوْشِ)). (۱۰۱)

''اللہ تعالیٰ سے گُھمسان کی جنگ کے وقت دعاء کریں''۔

اور ایک دوسری حدیث ابو داؤد، ابن حبان اور مستدرك حاكم میں ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

((عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً)). (۱۰۲)

''لڑائی کے وقت جب کہ وہ گُھمسان کی ہو رہی ہو''۔

(۱۱)......جہاد میں صفیں باندھتے وقت :

دورانِ جہاد جب مجاہدین کی صف بندی کی جا رہی ہو، اس وقت بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ معجم طبرانی کبیر میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمآءِ وَ قَلَّمَا تُرَدُّ عَلٰى دَاعٍ

---

(۱۰۱) صحيح الجامع ۲۳۵/۱، سلسله الاحاديث الصحيحه ۴۵۳/۳ ۔

(۱۰۲) صحيح الترغيب و الترهيب ۱۸۰/۱، صحيح الجامع ۵۹۰/۱ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

دَعْوَتَهُ عِنْدَ حُضُوْرِ النِّدَاءِ لِلصَّلٰوۃِ وَالصَّفِّ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ))۔ (۱۰۳)

’’دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں کسی دعاء کرنے والے کی دعاء ردّ نہیں کی جاتی [ایک اُس وقت] جب نماز کیلئے آذان [یا اقامت] کہی جارہی ہو۔ دوسری میدانِ جہاد میں مجاہدین کی صف میں کھڑے ہونے کے وقت‘‘۔

(۱۲)......بارش کے وقت:

دعاؤں کی قبولیّت کا بارہواں موقع وہ وقت ہے جب آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول یعنی بارش ہو رہی ہو جیسا کہ ابو داؤد اور مستدرک حاکم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدآءِ وَ وَقْتَ الْمَطَرِ))۔ (۱۰۴)۔

’’دو وقتوں کی دعاء ردّ نہیں کی جاتی، آذان کے وقت اور بارش کے دوران‘‘۔

جبکہ کتاب الام شافعی اور معرفۃ السنن والآثار بیھقی والی روایت میں وَقْتَ الْمَطَرِ کی بجائے:

((...... وَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ)) ہے۔(۱۰۵)

’’......دورانِ بارش‘‘۔

---

(۱۰۳) صحیح الترغیب و الترھیب ۱/۱۸۰ ۔

(۱۰٤)صحیح الجامع ۱/۵۹۰، صحیح الترغیب:۲٦۲، الصحیحہ:۱٤٦۹ .

(۱۰۵) صحیح الجامع الصغیر ۱/۲۳۵، الصحیحہ ۳/٤۵۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳)......جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی:

قبولیّتِ دعاء کے مواقع میں سے تیرہواں موقع جمعۃ المبارک کا دن اوراس کی بھی ایک خاص گھڑی ہے۔صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْراً اِلَّا أَعْطَاهُ اِیَّاهُ)). (۱۰۶)۔

''جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو آدمی اس میں اللہ سے سوال کرے، اللہ تعالیٰ اس کی وہ دعاء قبول فرماتا ہے''۔

اور صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَ هِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ)) ۔(۱۰۷)۔

''اور وہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے''۔

وہ ساعت یا گھڑی جمعہ کے دن کس وقت ہے؟اس کا فیصلہ حتمی طور پر تو نہیں کیا جاسکتا البتہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے:

((أَكْثَرُ الْأَحَادِیْثِ فِی السَّاعَةِ الَّتِی تُرْجیٰ فِیْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اِنَّهَا بَعْدَ صَلوٰةِ الْعَصْرِ وَ تُرْجیٰ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ)). (۱۰۸)۔

''اُس گھڑی کے بارے میں اکثر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عصر کے بعد ہے اور یہ بھی اُمید ہے کہ وہ زوالِ آفتاب کے بعد [یعنی بوقتِ جمعہ] ہے''۔

(۱۰۶) رواہ البخاری بحوالہ صحیح الاذکار، ص:۵۳ ۔

(۱۰۷) صحیح الاذکار،ص:۵٤ ۔

(۱۰۸) سنن الترمذی ۳٦۱/۲ بحوالہ صحیح الاذکار، ص:۵٤،۵۵ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۴)......جمعہ کی رات :

جن مواقع پر دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں ان میں سے ہی جمعرات و جمعہ کی درمیانی رات بھی ہے، چنانچہ سنن ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ فِی لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ سَاعَۃٌ، اَلدُّعَآءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ)). (۱۰۹)۔

''جمعہ کی رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعاء قبول کی جاتی ہے''۔

(۱۵)......فرض نماز کے بعد :

ترمذی میں ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دعاء کب جلد قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((جَوْفَ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ)). (۱۱۰)۔

''رات کے آخری حِصّہ میں اور فرض نمازوں کے بعد''۔

اور دُبُرَ الصَّلٰوۃِ یا نماز کے پیچھے سے مراد ایک تو یہی ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد کا وقت ہو، جبکہ اس لفظ میں یہ گنجائش بھی موجود ہے کہ اس سے نماز کے آخری حصہ میں یعنی تشہّد و درود شریف کے بعد دعاء کرنا مراد ہو، اور اس حصہ میں نبی ﷺ کا بعض اہم دعاؤں کا التزام کرنا ثابت بھی ہے جیسا کہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ......الخ))

---

(۱۰۹) سنن الترمذی بحوالہ صحیح الاذکار، ص: ٥٤۔

(۱۱۰) سنن الترمذی مع التحفہ ۹/۳۳۱، صحیح سنن الترمذی ۲۷۸۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

والی دعاء ہے۔اور یہ نظریہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور ان کے ہم خیال علماء کا ہے۔(۱۱۱)

اور اگر پہلے عام معنیٰ کو بھی لیا جائے جبکہ 'نزُلُ الابرار میں اُسے ہی ترجیح دی گئی ہے تو اُس وقت بھی نمازی کو محض انفرادی طور پر ہی دعاء کرنی چاہیئے کیونکہ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر امام و مقتدی کا اجتماعی طور پر دعاء کرنے کا التزام و پابندی اور باقاعدگی کرنا نبی اکرم ﷺ، آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور آئمہ دین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہے لہٰذا اس انداز سے اجتناب وگریز کرنا چاہیئے۔

(۱۶)......تلاوتِ قرآن کے بعد :

مسند احمد و ترمذی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ، فَإِنَّهٗ سَيَجِيُّ أَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)). (۱۱۲)۔

''جب قرآن پڑھو تو اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگو، کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے''۔

(۱۷)......مسلمانوں کے دینی اجتماع کے دوران :

صحیح مسلم میں رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

(۱۱۱) دیکھیئے: زاد المعاد ابن قیم ۲۴۹/۱، اس موضوع پر مولانا حکیم عماد الدین[کوئٹہ] کی کتاب " التحقیق الحسن فی نفی الدعاء الاجتماعی بعد الفرائض و السنن " ایک مفید کوشش ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً ۔اور اسی موضوع پر ایک رسالہ مولانا ظفر الحسن مدنی (شارجہ) کا بھی ہے۔

(۱۱۲)سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۴۶۱/۱ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

فِيْمَنْ عِنْدَهٗ)).(۱۱۳)۔

''جب کوئی قوم کسی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں (اُس اجتماع کو) ڈھانپ لیتے ہیں اور اُن پر رحمتِ الٰہی سایہ فگن ہو جاتی ہے اور ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے۔ اور اللہ اُن کا ذکر اپنے پاس والی مخلوقات [فرشتوں] میں کرتا ہے''

(۱۸)......عرفہ کے دن :

دعاؤں کی قبولیّت کا اٹھارہواں موقع یومِ عرفہ ہے کیونکہ ۹/ذوالحجہ نہایت مبارک ومخصوص دن ہے، ترمذی میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

''بہترین دعاء یومِ عرفہ کی دعاء ہے اور بہترین ذکرودعاء جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کی ہے وہ یہ ہے:

" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ "(۱۱۴)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے تو انہوں نے اس کو زجر وتوبیخ کرتے ہوئے فرمایا:

((يَا عَاجِزُ ! فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ تَسْأَلُ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).(۱۱۵)۔

''اے بے ہمّت انسان! تم آج بھی غیرُ اللہ سے مانگ رہے ہو''۔

(۱۱۳) صحیح مسلمبحواله صحیح الاذکار، ص:۵۷ ۔

(۱۱۴) مشکوٰۃ ۲/۷۹۷ شیخ البانی نے شاہد کی بناء پر اسے حسن قرار دیا ہے۔

(۱۱۵) الاذکار النوویه، ص:۱۴۷ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۹)......سحری کے وقت:

قبولیّتِ دعاء کے اوقات میں سے ہی انیسواں وقت سحری ہے اور سحری رات کا آخری چھٹا حِصّہ ہوتا ہے ۔اُس وقت دعاء و استغفار کرنا مؤمنین و متّقین کی علامت ہے۔جیسا کہ سورۂ ذاریات ،آیت:١٧ اور١٨ میں اہلِ جنّت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے اعمال کا ذکر یوں کیا ہے:

﴿کَانُوْا قَلِیْلاً مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ.وَ بِالْأَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾

’’وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہی رات کے پچھلے پہروں (سحری) میں اٹھ اٹھ کر معافی مانگتے تھے‘‘۔

اور سورۂ آلِ عمران، آیت:١٧ میں بھی ہے:

﴿وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْأَسْحَارِ﴾

’’اور وہ رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت مانگا کرتے ہیں‘‘۔

اور یہی بات سنن ترمذی کی ایک حدیث میں بھی ہے جس میں نبی ﷺ نے قبولیّتِ دعاء کے اوقات بتاتے ہوئے فرمایا:

((جَوْفِ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلوٰۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ)). (١١٦)۔

’’رات کا آخری حصّہ اور فرض نماز کے آخر میں‘‘ ۔

(۲۰)......جب امام﴿ وَ لَا الضَّآلِّیْن ﴾کہے :

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا أَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَأْمِیْنُہٗ تَأْمِیْنَ الْمَلَآئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)). (١١٧)۔

(١١٦) ترمذی مع التحفہ ٣٣١/٩، صحیح الترمذی ٢٧٨٢ ۔

(١١٧) صحیح بخاری مع الفتح ٣٠٦/٢ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اُس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو گئے“۔

اور صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴾، فَقُوْلُوْا : آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ)). (۱۱۸).

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعاء قبول کرے گا“۔

(۲۱)......مُرغ کی بانگ سنتے وقت:

صحیح بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی میں ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكاً وَ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَاناً))(۱۱۹)

”جب تم مُرغ کی آواز سنو تو اُس وقت اللہ تعالیٰ سے فضل و احسان کی دعاء مانگا کرو، اس لیئے کہ وہ اُس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھا کرو، کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے“۔

جبکہ الادب المفرد امام بخاری، ابو داؤد، مسند احمد، اور عمل الیوم و اللیلۃ ابن السنی میں گدھے کے ساتھ ہی کتّے کا ذکر بھی ہے۔(۱۲۰)۔

(۱۱۸)صحیح مسلم بحوالہ صحیح الاذکار، ص:۵۷ ۔

(۱۱۹)صحیح مسلم مع النووی ۴۰/۱۸ ، صحیح الجامع ۱۶۶/۱، مشکوٰۃ ۷۴۹/۲ ۔

(۱۲۰)الادب المفرد:۱۲۳۳،۱۲۳۵ عمل الیوم و اللیلہ ابن السنی:۳۰۷،

مسنداحمد۳۰۶/۳، ۳۵۵، ۳۵۶، الکلم الطیّب ابن تیمیہ، ص:۱۱۳ بتحقیق الالبانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۲۲)......طواف کی دو رکعتوں کے بعد:

جب طواف سے فارغ ہو جائیں تو مقامِ ابراہیم علیہ السلام اور خانہ کعبہ کو ایک سیدھ میں اپنے سامنے رکھ کر دو رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں، ان کے بعد بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ نبی ﷺ کا عملِ مبارک بتاتا ہے کہ یہ وقت قبولیت ہے۔

(۲۳)......آبِ زمزم پیتے ہوئے :

ابن ماجه ، ابن ابی شیبه، بیهقی اور مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)). (۱۲۱)۔

''آبِ زمزم جس [غرض اور مرض کیلئے] پیا جائے مفید ہے''۔

خود نبی ﷺ سے تو صحیح سند کے ساتھ آبِ زمزم پینے کی کوئی دعاء ثابت نہیں البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آبِ زمزم پیتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ)).

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں''

اس دعاء پر مشتمل اثر یا روایت کو بعض اہلِ علم نے ایک صحابی کا عمل ثابت ہونے کی صورت میں ذکر کیا ہے۔(۱۲۲)

لیکن سنن دار قطنی (۲۸۸/۲/۱) اور مستدرک حاکم (۴۷۳/۱) میں وارد اس دعاء پر مشتمل اثر کی سند کو بعض دیگر کبار محدّثین و اہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۱۲۱) سلسله الاحادیث ۵۷۲/۲

(۱۲۲) صحیح الاذکار ،ص:۵۷، دیکھیئے: ارواء الغلیل للالبانی ۳۳۲/۴، ۳۳۳ و ''سوئے حرم'' تالیف: محمد منیر قمر، تخریج: حافظ عبدالرؤف ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُستجابُ الدعوات لوگ

بعض لوگوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ عموماً ردّ نہیں کرتا بلکہ فوراً ہی قبول کر لیتا ہے، اُن میں سے چند لوگ درج ذیل ہیں :

(۱)...... والدین کی دعاء اولاد کے حق میں :

الادب المفرد امام بخاری، سنن ابی داؤد، ترمذی ،ابن ماجه، ابن حبان اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ : دَعْوَةُ وَالِدٍ لِوَلَدِهٖ...))(۱۲۳)

''تین دعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں،اُن میں کوئی شک نہیں ،(اور پھر اُن تینوں میں پہلا شخص بتایا):والد کی دعاء بیٹے کیلئے ......''۔

(۲)...... نیک اولاد کی دعاء :

الادب المفرد امام بخاری ،صحیح مسلم ، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ :صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهٗ)).(۱۲۴)۔

''انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے:اس کا کیا ہوا صدقۂ جاریہ،اس کا چھوڑا ہوا وہ علم

(۱۲۳)سنن ابی داؤد مترجم اردو ۵۶۹/۱، سلسلة الاحاديث الصحيحه ۱۴۷/۲ ، صحیح الجامع ۵۸۲/۱۔

(۱۲۴)مختصر صحیح مسلم:۱۰۰۱، صحیح الجامع ۱۹۹/۱، ارواء الغلیل:۱۵۸۰ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے، اور اس کی وہ نیک اولاد جو اس کے لیئے
دعائیں کرتی رہے“

ابن ماجہ، مسند احمد اور مسند بزّار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے درجات کو بلند کرتا رہتا ہے، اور جب انسان اللہ سے پوچھتا ہے کہ میرے درجات کیوں بلند ہوتے جا رہے ہیں حالانکہ میرے اعمال تو ایسے نہیں؟ اس پر اللہ فرماتا ہے:

”تیری اولاد کی دعاؤں کے ساتھ“۔(۱۲۵)۔

(۳)......مظلوم و مجبور کی دعاء:

سورۃ النمل، آیت: ۶۲ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ ﴾.

”بھلا کون مجبور و بے قرار کی التجاء کو قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعاء کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے“۔

ابن ماجہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”مظلوم آدمی کی دعاء کبھی ردّ نہیں کی جاتی“۔(۱۲۶)۔

ابو داؤد و ترمذی اور بعض دیگر کتب میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جن آدمیوں کی دُعاء کی قبولیّت میں کوئی شک نہیں، ان میں سے ایک مظلوم کی دعاء ہے“۔(۱۲۷)۔

اور صحیح بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن

(۱۲۵) ابن ماجه، مسند احمد، مسند بزار۔

(۱۲٦) صحيح ابن ماجه ۲/ ۳۳۱، الصحيحه : ٥٩٦۔

(۱۲۷) صحيح ابی داؤد ۱/۳۸٦۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تو اُن سے کہا:

((اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ))(۱۲۸)

''مظلوم کی بددعاء سے ڈرو کیونکہ اس میں اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ و پردہ نہیں ہوتا''۔

(۴)......مسافر کی دعاء :

الادب المفرد امام بخاری ،ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه اور ابن حبان میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''مسافر کی دعاء کی قبولیّت میں بھی کوئی شک نہیں''۔

(یعنی مسافر کی دعاء بہت جلد قبول ہوتی ہے)۔(۱۲۹)۔

(۵)......روزہ دار کی دعاء:

الاحادیث المختاره للضیاء اور بیهقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ لَا تُرَدُّ لَهُنَّ : دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ وَ دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ)).(۱۳۰)۔

''تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ردّ نہیں کی جاتیں: والدین کی دعاء اولاد کیلئے، روزہ دار کی دعاء، اور مسافر کی دعاء''۔

---

(۱۲۸) جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ ۱۴۲/۴ ۔

(۱۲۹)صحیح الجامع ۵۸۲/۱، صحیح ابی داؤد ۲۸۶/۱ ۔

(۱۳۰)صحیح الجامع ۵۸۲/۱، سلسله الاحادیث الصحیحه ۴۰۶/۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ہی شعب الایمان بیہقی ، تاریخ دمشق ابن عساکر ، مسند احمد اور ابن حبان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مظلوم، روزے دار، [امامِ عادل] اور مسافر کی دعاء بھی ردّ نہیں کی جاتی۔(۱۳۱)

(٦)......خوشحالی میں بکثرت دعائیں کرنے والے کی دعاء تنگدستی میں:

خوشحالی کے دنوں میں جو بکثرت دعائیں کرتا ہو، وہ جب تنگدستی میں مبتلا ہو کر دعاء کرے گا تو اللہ اس کی دعاء کو بھی قبول کرے گا، چنانچہ سنن ترمذی و مستدرك حاکم میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ الْكُرَبِ ، فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِيْ الرَّخَاءِ)). (١٣٢)

”جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تنگی و مصیبت میں اللہ اسکی دعاء قبول کرے، اسے چاہیئے کہ آسودگی و خوشحالی میں بکثرت دعائیں کرتا رہے“ ۔

(٧)......مریض [بیمار] کی دعاء:

سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں ......(اور اُسی حدیث میں ایک شخص یہ بھی مذکور ہے):

”مریض یعنی بیمار کی دعاء یہاں تک کہ وہ شفاء یاب ہو جائے“۔(۱۳۳)

(٨)...... آیتِ کریمہ پڑھ کر دعاء کرنے والا:

مستجاب الدعوات لوگوں میں سے ہی آٹھواں شخص وہ ہے جو قرآن کریم ،

(١٣١)صحيح الجامع ١٨٢/١، الصحيحه ٤٠٧/٤ ۔

(١٣٢) سنن ترمذی و مستدرك حاكم

(١٣٣) سنن كبرىٰ بيهقى ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

سورۃ الانبیاء کی آیت: ۸۷ یعنی حضرت یونس علیہ السلام والی آیتِ کریمہ پڑھ کر دعاء کرے اور وہ آیت یہ ہے :

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ہے اور میں قصوروار ہوں''۔

اس سلسلہ میں ترمذی ، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''ذوالنون [یونس علیہ السلام] کی دعاء جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی ...... جب بھی کوئی مسلمان اپنی کسی ضرورت کیلئے اسکے ساتھ دعاء کرتا ہے تو اس کی دعاء قبول کی جاتی ہے''۔(۱۳۴)

(۹،۱۰)......حاکمِ عادل کی دعاء اللہ کا کثرت سے ذِکر کرنے والے کی دعاء:

شُعب الایمان بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دُعَاءُ هُمْ : الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيْراً، وَ الْمَظْلُوْمُ، وَ الْإِمَامُ الْمُقْسِطُ)) (۱۳۵)

''تین آدمیوں کی دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے کی اور مظلوم کی، اور عدل وانصاف کرنے والے حاکم کی''۔

(١٣٤)ترمذی ، مسند احمد ، مستدرك حاكم

(١٣٥) صحيح الجامع ٥٨٧/١، الصحيحه ٢١١/٣ ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedamirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۱)......اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کیلئے دعاء کرنے والے مسلمان کی دعاء:

صحیح مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ اورمسند احمد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((دَعوۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِیہ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ ، عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ، کُلَّمَا دَعَا لِأَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ آمِیْنَ وَ لَکَ بِمَثَلٍ)) (۱۳۶)

''مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعاء جلدی قبول ہوتی ہے۔اس کے پاس فرشتہ مقرّر رہوتا ہے۔جب بھی وہ اپنے بھائی کیلئے بھلائی کی دعاء کرتا ہےتو وہ موکّل فرشتہ آمین کہتا ہے۔اور یہ بھی کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو''۔

(۱۲)......آذان کا جواب دے کر دعاء مانگنے والے کی دعاء:

ابو داؤد اورصحیح ابنِ حبان میں حضرت عبداللہ بن عَمر ورضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! آذان کہنے والے ہم سے فضیلت لے جائیں گے،تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَ)). (۱۳۷)

''جس طرح وہ[یعنی موَذّن] کہتے ہیں تو بھی کہہ۔جب تو فارغ ہوتو اس وقت اللہ تعالیٰ سے (دعاء) مانگ،(تو جو مانگے گا) تجھے دیا جائے گا''۔

---

(۱۳۶)مختصر مسلم:۱۸۸۲ و مع النووی ۵۰/۱۷، الصحیحہ ۳۲۶/۳ـ۳۲۷، جامع الاصول ۱۴۶/۴، صحیح الجامع ۶۳۷/۱

(۱۳۷)مشکوٰۃ ۲۱۳/۱ شیخ البانی نے اسکی سند کوحسن قرار دیا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۳، ۱۴، ۱۵)......حاجی کی دعاء، عُمرہ کرنے والے کی دُعاء، مُجاہد کی دُعاء:

سنن ابن ماجہ ، معجم طبرانی کبیر اور ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْغَازِیُّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ. وَ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ)).(۱۳۸)۔

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے، حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا تو وہ حاضر ہو گئے۔ اب وہ جو بھی اللہ سے مانگیں وہ اُن کو دے گا"۔

(۱۶)......رزقِ حلال کھانے والا:

وہ لوگ جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں یا جنہیں مستجاب الدعوات کہا جا سکتا ہے ان میں سے ہی سولھواں شخص وہ ہے جو حلال روزی کھانے کا التزام کرے اور حرام سے مکمل اجتناب و پرہیز کرے۔

(۱۳۸)صحیح سنن ابنِ ماجہ ۱۴۹/۲، صحیح الجامع ۷۶۸/۲، الصحیحہ : ۱۸۲۰ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

غیر مستجاب الدعوات لوگ

بعض لوگ وہ بھی ہیں جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور انہیں غیر مستجابُ الدّعوات کہا جاسکتا ہے۔اُن میں سے بعض تو شرائطِ قبولیت اور آدابِ دعاء وغیرہ کے ضمن میں ذکر کردیئے گئے ہیں۔مثلاً:

- غلط عقیدے والا مشرک شخص۔
- غیر مخلص وغافل دل سے دعاء کرنے والا۔
- جس کی روزی حلال نہ ہو۔
- فرائض وواجباتِ دین کا تارک۔

لٰہذا ان کی تفصیل دہرانے کی تو اب ضرورت نہیں۔

(۵)......بدچلن وبدکردار بیوی کا شوہر[دیّوث]:

غیر مستجابُ الدّعوات لوگوں میں سے پانچواں شخص وہ ہے جس کی بیوی کا اخلاق وکردار اور عادات واطوار درست نہ ہوں۔اور وہ شخص یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس کی اصلاح نہ کرے اور تمام بگاڑ کے باوجود بھی اسے اپنے گھر میں بسائے رکھے۔چنانچہ مستدرك حاكم ، معاني الآثار طحاوی، حلية الاولياء ابو نعيم الفردوس ديلمی اور تاريخِ دمشق ابن عساكر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ يَدْعُوْنَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ)) .

''تین آدمی ایسے ہیں کہ وہ دعاء کرتے ہیں مگران کی دعاء قبول نہیں کی جاتی''۔

اُن میں سے پہلے شخص کا تعارف کرواتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumerqamar.com
www.KitaboSunnat.com

((رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ اِمْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا......)). (۱۳۹)۔

”ایسا شخص جس کے گھر بدچلن بیوی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے“۔

بعض احادیث میں ایسے شخص کو [دیّوث] قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایسا شخص کبھی جنت میں نہ جا سکے گا، چنانچہ معجم طبرانی کبیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَداً: الدَّيُّوْثُ، وَ الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ، وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ)). (۱۴۰)۔

”تین لوگ ایسے ہیں کہ وہ کبھی جنّت میں داخل نہیں ہونگے: دیّوث، مردانہ چال ڈھال والی عورت اور عادی شرابی“ ۔

دوسری حدیث مستدرک حاکم ، شعب الایمان بیھقی، مسند احمد اور الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس میں ارشادِ نبوی ﷺ کے الفاظ یہ ہیں:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَ رَجُلَةُ النِّسَآءِ))(۱۴۱)

”تین لوگ جنّت میں داخل نہیں ہونگے: والدین کا نافرمان، دیّوث اور مردانہ چال ڈھال والی عورت“ ۔

اسی سلسلہ کی تیسری حدیث نسائی ، مسند احمد، مستدرک حاکم، ابن حبان اور ابن خزیمہ میں حضرت عبداللہ بن عَمر و بن العاص رضی اللہ عنہما سے

(۱۳۹)الصحیحہ ۴۲۰/۳ حدیث: ۱۸۰۵، صحیح الجامع ۵۹۰/۱ حدیث:۳۰۷۵ ۔

(۱۴۰)صحیح الجامع ۵۸۷/۱ ۔

(۱۴۱)صحیح الجامع ۵۸۷ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے،اس میں ارشادِنبوی ﷺ ہے:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَ الْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَ الدَّيُّوْثُ)). (۱۴۲)۔

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی طرف نظرِ کرم نہیں فرمائے گا: والدین کا نافرمان، مردوں سے مشابہت رکھنے والی مردانہ چال ڈھال والی عورت اور دیّوث''۔

ہاں اگر کسی کے پلّے ایسی کوئی عورت پڑ گئی اور اسکے سمجھانے بجھانے سے اس نے سچّی توبہ کرلی اور آئندہ ایسی تمام حرکات ترک کر دیں تو اللہ غفورٌ رّحیم ہے، وہ سابقہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔لہٰذا ایسی تائب عورت کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی وہ آدمی دیّوث شمار ہوگا۔دیّوث تو تب ہے کہ بیوی میں بداخلاقی و بدکرداری دیکھے اور اس کی اصلاح کی بھرپور کوشش ہی نہ کرے بلکہ اسکی اُس حالت پر رضامند ہو یا کم از کم اس کی اصلاح کی کوشش نہ کرے۔

(۶)......مالی معاملات میں لاپرواہی برتنے والا:

جن لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں ان میں سے چھٹا شخص وہ ہے جو مالی معاملات میں لاپرواہی برتتا ہے یعنی کسی کو قرض دیا یا لیا مگر نہ کسی کو گواہ بناتا ہے نہ تحریر کرتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے مال ضائع ہونے یا لڑائی جھگڑا پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کو ناپسند ہے اور اس کے حکم کی خلاف ورزی بھی، کیونکہ سورۃ البقرہ کی طویل ترین آیت:۲۸۲[آيَةُ الدَّيْنِ] میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰىٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ......﴾

(۱۴۲)صحیح الجامع ۵۸۹/۱، الصحیحہ:۶۷۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

’’اے ایمان والو! جب تم (کسی سے) کسی مقررہ مدّت تک کوئی لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو‘‘ ۔

اور اسی آیت میں آگے چل کر یہ بھی فرمایا ہے:

﴿ وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى...... ﴾

’’اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ کر لیا کرو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں) کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلا ئے گی‘‘ ۔

اور اس سے آگے فرمایا ہے:

﴿ وَ لَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا ...... ﴾

’’اور قرض تھوڑا ہو یا زیادہ، اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں کاہلی و سستی نہ کرنا، یہ بات اللہ کے نزدیک نہایت قرینِ انصاف ہے اور شہادت کے لیئے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے۔ اِس سے تمہیں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں پڑے گا‘‘

اور اسی آیت میں ہی فرمایا ہے:

﴿ وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ...... ﴾

’’اور جب خرید وفروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو‘‘ ۔

غرض اس آیت میں مذکور احکام کی نافرمانی اور مالی معاملات میں لا پرواہی برتنے والے کی دعاء کے قبول نہ ہونے کی دلیل بھی وہی حدیث ہے جو کہ مستدرک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

حاکم ،معانی الآثار طحاوی، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ، الفردوس دیلمی اور تاریخِ دمشق ابن عساکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((ثَلاثَةٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ :))

''تین آدمی اللہ عزّ وجلّ سے دعائیں مانگتے ہیں لیکن انکی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں''۔(اوران تین میں سے دوسرا شخص ہے):

((......وَ رَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلىٰ رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ......)). (۱۴۳)۔

''.....اوروہ آدمی جس کا کسی کے ذمے کچھ قرض تھا مگراس نے اس پر کسی کو گواہ نہیں بنایا.....''

(۷)......مال ودولت نا اہل لوگوں کے سپرد کرنے والا:

جن لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں ان میں سے ساتواں شخص وہ ہے جواپنا مال ودولت نا اہل لوگوں کے سپرد کردے۔اوراس سے مراد ایک تو وہ شخص ہے جس کی کفالت میں کوئی یتیم بچہ ہو جو کہ صاحبِ جائیداد ہواور وہ اس بچے کی جائیداد کو اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے سے پہلے ہی اس کے سپرد کردے، کیونکہ ایسی صورت میں خدشہ ہے کہ بچہ ناسمجھی کی وجہ سے اپنا مال ضائع کردے گا ۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ النسآء آیت:۵ میں اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

﴿ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَاماً ﴾

''بے عقل لوگوں کواپنا مال نہ دو جس کواللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کاذریعہ بنایا ہے''۔

(۱۴۳)صحیح الجامع ۵۹۰/۱، الصحیحہ ۴۲۰/۳ ـ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اوراس سے اگلی ہی آیت:۶ میں مال انکے حوالے کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ﴾ .

''اور یتیموں کوانکے بالغ ہونے تک سدھارتے اور آزماتے رہو، پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اورحسنِ تدبیر پاؤ توانہیں انکے مال سونپ دو''۔

مال ودولت نااہل لوگوں کے سپرد کرنے والے شخص سے مراد دوسرا وہ شخص بھی ہوسکتا ہے جو مالدار ہواور کسی نا تجربہ کار شخص کو بغرضِ تجارت وکاروبار رقم دے دے تاکہ مضاربت کرسکیں کیونکہ نا تجربہ کار آدمی سے نقصان کے سوا کیا توقع رکھی جاسکتی ہے ؟

ایسے ہی ناسمجھ وفضول خرچ لوگوں کے ہاتھ میں اپنا مال دینا بھی ہے کیونکہ یہ بھی مالی معاملے میں سستی کا مظاہرہ ہے جس سے مال ضائع ہوجانے کا خطرہ ہےاور اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی کرنے اور مال کو بے جا لوٹانے والوں کوشیطان کے بھائی قراردیاہے جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل، آیت:۲۶اور۲۷ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا .﴾

''اوراسراف وفضول خرچی سے بچو، بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔

ان آیاتِ قرآنیہ کی طرح ہی احادیثِ نبویہ میں بھی مال کی صحیح طور پر دیکھ بھال کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن مالی معاملات کے بارے میں بازپُرس ہوگی جیسا کہ سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.muhammadmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عِنْدَ رَبِّهٖ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَ أَفْنَاهُ؟ وَ عَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَ أَبْلَاهُ؟ وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ أَیْنَ اِکْتَسَبَهٗ وَ فِیْمَ اَنْفَقَهٗ؟ وَ مَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ؟)) . (۱۴۴)۔

''قیامت کے دن کوئی شخص اپنے رب کے حضور سے پاؤں نہیں ہلا سکے گا جب تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے بارے میں بازپُرس نہ کرلی جائے گی: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے اس نے کہاں فنا کیا؟ اسکی جوانی کے بارے میں کہ وہ اس نے کہاں برباد کی؟ اس کے مال کے بارے میں کہ وہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جو علم حاصل کیا، اس پر کتنا عمل کیا؟'' ۔

جبکہ ترمذی میں ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں چار چیزوں کا ذکر ہے جو کہ یہ ہیں:

((عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَ أَفْنَاهُ؟ وَ عَنْ عِلْمِهٖ مَا فَعَلَ فِیْهِ؟ وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ أَیْنَ اِکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَ أَنْفَقَهٗ؟ وَ عَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَ أَبْلَاهُ؟)). (۱۴۵)۔

''اُس کی عمر کے بارے میں کہ اُسے اس نے کہاں فنا کیا؟ اُس کے علم کے

---

(١٤٤)صحیح الجامع ١٢٢٠/٢، الصحیحه :٩٤٦ ۔

(١٤٥) حوالہ سابقہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

بارے میں کہ اُس پر اس نے کتنا عمل کیا؟ اور اُس کے مال کے بارے میں
کہ اُس نے وہ کہاں سے کمایا اور کہاں اُسے خرچ کیا؟ اور اُس کے جسم کے
بارے میں کہ اُس نے اُسے کہاں برباد کیا؟'' ۔

غرض مالی معاملات میں لا پرواہی کرنے والے کی دعاء بھی قبول نہیں ہوتی کیونکہ مستدرك حاكم ، معاني الأثار طحاوی ، حلية الاولياء ابو نعيم، الفردوس ديلمي اور تاریخِ دمشق ابن عساکر میں مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((ثَلاثَةٌ يَدْعُونَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلا يُسْتَجَابُ لَهُمْ :))

''تین آدمی اللہ عزّ وجلّ سے دعائیں مانگتے ہیں لیکن انکی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں''۔

(اور اُن میں سے تیسرے شخص کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا):

((...... وَ رَجُلٌ اٰتٰـى سَفِيْهاً مَالَهُ ، وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ : ﴿وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمْ ﴾)). (۱۴۶)۔

''اور وہ شخص جس نے ناسمجھ و ناتجربہ کار لوگوں کو مال دیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور اپنے اموال ناسمجھ و ناتجربہ کار لوگوں کو نہ دو''۔

---

(١٤٦)صحيح الجامع ٥٩٠/١ ، الصحيحه ٤٢٠/٣، النسآء : ٥ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

مقاماتِ قبولیّتِ دُعاء

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں تو ہر جگہ قبول فرماتا ہے، لیکن بعض مقامات کو قبولیّتِ دعاء سے ایک خاص ہی نسبت ہے۔ یہاں ہم ایسے چودہ مقامات کا تذکرہ کر رہے ہیں جہاں دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں:

(۱)......بیتُ اللہ شریف کے اندر:

مقاماتِ قبولیّت میں سے پہلی جگہ خانۂ کعبہ یا بیتُ اللہ شریف ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

((لَمَّا دَخَلَ الْبَیْتَ دَعَا فِیْ نَوَاحِیْهِ)). (۱۴۷)۔

''نبی ﷺ جب بیتُ اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس کے کونوں میں دعائیں کیں''۔

اور مسلم شریف میں ہی دوسری روایت ہے:

((لَمَّا دَخَلَ الْبَیْتَ دَعَا عَلٰی نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ)). (۱۴۸)۔

''آپ ﷺ جب خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے قریش کے کچھ لوگوں کے خلاف بددُعاء کی''۔

نبی ﷺ کے اس عملِ مبارک سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اگر کسی کو عین خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کا شرف مل جائے تو زہے نصیب جواب شائد صرف حکّام و امراء کا مقدّر ہی رہ گیا ہے البتہ جو شخص حطیم یا حِجرِ اسماعیل نامی نیم دائرے میں داخل ہو کر اور اس کی دیواروں میں گولائی شروع ہونے سے پہلے

(۱۴۷)صحیح مسلم بحوالہ صحیح الاذکار، ص:۵۸۔

(۱۴۸) حوالہ سابقہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

حصہ میں داخل ہوکر دعاء کر لے تو وہ بھی خانہ کعبہ میں داخل شمار ہوگا۔ کیونکہ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ کی تحقیق کے مطابق بیت اللہ شریف سے لیکر سات ہاتھ تک یہ حطیم بیت اللہ شریف کا ہی حصہ ہے اور باقی حصہ جہاں سے دیواروں کی گولائی شروع ہوتی ہے یہ صرف حِجر اسماعیل علیہ السلام ہے۔(۱۴۹)

چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری و مسلم ، ترمذی ، و نسائی ، ابن ماجه و دارمی ، موطأ امام مالك و مسند احمد اوراخبار مکه ازرقی میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

”اے عائشہ! اگر تیری قوم کے لوگ نئے نئے اسلام نہ لائے ہوتے تو میں کعبہ کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا اور پھر سے اسے تعمیر کرتے وقت اس کے دو دروازے بناتا، ایک مشرقی لوگوں کے داخل ہونے کیلئے ہوتا اور دوسرا مغربی لوگوں کیلئے ہوتا اور انہیں زمین کے برابر بناتا اور حِجر (حطیم) سے سات ہاتھ زمین بیت اللہ میں شامل کر دیتا“

وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اتنی جگہ بیت اللہ سے کیوں نکال دی تھی؟

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم کے پاس خرچہ کم پڑ گیا تھا۔

میں نے عرض کیا: انھوں نے بیت اللہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں لگایا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاکہ وہ جسے چاہیں خانہ کعبہ کے اندر جانے کی اجازت دیں اور جسے چاہیں نہ دیں“(۱۵۰)

---

(۱٤۹) تاریخ الکعبه حسین عبد الله باسلامه ص: ۱٦۲ ، نبذة مختصرة عن الکعبة المشرفه از عصام الحمیدان ص : ۳۳

(۱۵۰) الصحیحة :۳:٤۳ و هناك وحوث مهمه ، صحیح الجامع : ۵۳۲۷، ۵۳۳۱ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

حِجرِ اسماعیل علیہ السلام یا حطیم کی پیشتر زمین کے بیت اللہ شریف کا ہی حصہ ہونے کی وجہ سے ہی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو حِجر میں داخل ہو گیا وہ گویا خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواہش ظاہر فرمائی کہ میں بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہوں تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا تھا:

((ادْخُلِي الْحِجْرَ ، فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ)) .(١٥١)

''حِجر میں داخل ہو جاؤ۔ یہ بھی تو بیت اللہ شریف کا حصہ ہی ہے''۔

یہاں ایک وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ھاجرہ علیہا السلام دونوں اِسی حِجر میں ہی مدفون ہیں جبکہ وہ تمام روایات ضعیف و نا قابلِ حجّت ہیں اور اگر ایسا ہی ہوتا تو ہمیں حِجر یا حطیم میں چلنے پھرنے، بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہوتی حالانکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **اخبار مکہ ازرقی** میں صحیح سند سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

''کعبہ کے پرنالے کے نیچے (حطیم میں) نمازیں پڑھو اور زمزم کا پانی پیو'' (١٥٢)

اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ کعبہ شریف کے پرنالے کو ''میزابِ رحمت'' بھی کہا جاتا ہے اور اخبارِ مکہ ازرقی میں امام عطاءؒ کی طرف ایک ایک قول منسوب ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ:

''میزابِ رحمت کے نیچے مانگی گئی دعاء ضرور قبول ہوگی اور وہ آدمی گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنم دیا ہو''۔

(١٥١) نسائی : ٢٩١٤ ۔

(١٥٢) اخبار مکہ ازرقی ١/٣٣٢ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

لیکن دعاء اور مغفرت والا یہ اثر سند کے اعتبار سے ضعیف اور ناقابلِ استدلال ہے۔(۱۵۳)

اس اثر کے بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے اور نہ ہی کسی صحابہ کا اثر بلکہ یہ تابعی کا قول ہے اور چونکہ اس میں نبی ﷺ یا کسی صحابی کا واسطہ مذکورہ ہی نہیں اور اس طرح کی دعاؤں کی قبولیّت اور مغفرت و بخشش کا پتہ دینے والے غیبی امور کے بارے میں نبی ﷺ کے سوا کسی کا کوئی خبر دینا صحیح نہیں ہوسکتا۔لہٰذا قبولیّتِ دعاء اور مغفرت و بخشش والی بات تو صحیح نہیں البتہ میزاب کے نیچے نماز پڑھنا چونکہ حطیم و بیت اللہ میں نماز پڑھنا ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے عملِ مبارک سے صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہوکر نماز پڑھی تھی۔(۱۵۴)

(۲،۳)......صفاومروہ پہاڑیوں پر:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى الصَّفَا حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ جَعَلَ يَحْمِدُ اللّٰهَ وَ يَدْعُوْهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدْعُوْهُ)). (۱۵۵)۔

”نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھتے گئے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا،تب آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر جو اللہ کو منظور ہوا وہ دعائیں کیں“۔

اور مروہ پر بھی آپ ﷺ کا صفا کی طرح ہی دعائیں اور اذکار کرنا صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے(۱۵۶)

(۱۵۳) مثیر الغرام ابن الجوزی ص: ۲۶۹ ۔
(۱۵۴) تفصیل کیلئے دیکھیئے ہماری کتاب ”مقاماتِ نماز“ آخری موضوع ۔
(۱۵۵)صحیح مسلم بحوالہ صحیح الاذکار:۵۸ ۔ (۱۵۶)حوالہ سابقہ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

(۵،۴)......جمرۂ صغریٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس:

صحیح بخاری شریف میں ہے:

((كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَ يَدْعُوْ)).(۱۵۷)

''نبی ﷺ جمرات پر رمی کرنے [کنکر مارنے] کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعاء کرتے تھے''۔

جبکہ معروف وصحیح احادیث میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے جمرۂ صغریٰ اور جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرنے کے بعد ایک طرف کھڑے ہوکر دعاء کی مگر جمرۂ کبریٰ کی رمی کے بعد دعاء کرنا ثابت نہیں ہے۔(۱۵۸)۔

(٦)......مشعرالحرام کے پاس:

مشعرالحرام ایک پہاڑی کا نام ہے جو کہ مزدلفہ میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی شعائرِ اسلام کے اظہار کیلئے مشاعرِ مقدسہ میں سے ایک مقدّس مقام ہے۔ جہاں آج کل ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مشعرالحرام پر وقوف فرمایا تھا اور صحیح مسلم ابو داؤد اور نسائی میں ہے کہ آپ ﷺ نے بھی فرمادیا تھا:

((وَقَفْتُ هٰهُنا وَ جَمْعٌ و الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِف)) .(۱۵۹)

''میں نے یہاں (مشعرالحرام کے پاس)وقوف کیا ہے جبکہ یہ پوری وادیٔ مزدلفہ ہی جائے وقوف ہے''۔

---

(۱۵۷) صحیح بخاری بحوالہ صحیح الاذکار:۵۸ ۔

(۱۵۸)مؤطا امام مالك ۴۰۷/۱ ۔

(۱۵۹) مسلم ۱۷۰/۸، ۱۹٦ ، ابو داؤد ۱۹۰۵ ، ابن ماجه ۳۰۷۴، دارمی ۴۵/۲ ، ۴۹ ، المنتقیٰ لابن الجارود ۴٦۹ ، بیهقی ۷/۵ ، ۹، المنتخب من المسند لعبد بن حمید ۱۱۳۵، سوئے حرم ۱۹۰، ۲۹۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedumirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی رو سے گویا پورا مزدلفہ مقامِ قبولیّتِ دعاء ہے ۔کیونکہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مذکور ہے:

((حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ....))(١٦٠)

”آپ ﷺ مشعرالحرام کے پاس آئے اور قبلہ رو ہوکر دعاء فرمائی“

(٧)...... مُلْتَزَم [حجرِ اسود و بابِ کعبہ کی درمیانی جگہ]

ابو داؤد ، ابن ماجه، دار قطنی ،بیهقی اور مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملتزم کے ساتھ چمٹ کر اور سینے کو دیوار کے ساتھ لگا کر اور ہاتھوں کو دیوارِ کعبہ پر بچھا کر دعائیں مانگتے تھے۔(١٦١)۔

مؤطا امام مالك،مصنف عبد الرزاق اورالكامل ابن عدی کی ایک دوسری روایت میں ہے:

((مَنْ دَعَا مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ أَوْ ذِیْ غُمَّةٍ فُرِجَ عَنْهُ بِاِذْنِ اللّٰهِ)).(١٦٢)۔

”جو حاجتمند یا مصیبت زدہ یہاں (ملتزم پر) دعاء کرے گا، وہ اللہ کے حکم سے کشائش و عافیت پائے گا“

جبکہ امام بیہقیؒ کی سنن کبریٰ اور شعب الایمان میں ہے:

((لاَ يَلْتَزِمُ مَا بَيْنَهُمَا أَحَدٌ يَّسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئاً اِلَّا أَعْطَاهُ

(١٦٠)مسلم : ١٩٥/٨ ، ابو داؤد : ١٩٠٧ ، ١٩٠٨ ، ١٩٣٦ ، نسائی : ٣٦٥/٥ ۔

(١٦١)ابو داؤد:١٨٩٨، صحیح ابن ماجه:٢٩٦٢، عبد الرزاق:٩٠٤٣، دار قطنی ٢٨٩/٢، بیهقی ٩٣/٥، ١٦٤ ۔ یہ شواہد کی بناء پر صحیح حدیث ہے، تفصیل: سوئے حرم حدیث :١٧٢ از مؤلّف تحقیق حافظ عبدالرؤوف ۔

(١٦٢)مؤطا مالك ٢٢٤/١، الكامل ابن عدی ١٦٤١/٤ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmuniqamar.com
www.KitaboSunnat.com

اِيَّاهُ)). (۱۶۳)

''حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان واقع ملتزم پر جس نے جو دعاء کی اللہ اسے مطلوبہ چیز عطا کر دے گا'' ۔

(۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲)......مطاف [جائے طواف]،مسعیٰ [جائے سعی]، میدانِ عرفات،مزدلفہ،منیٰ:

بھی مقاماتِ قبولیّتِ دعاء ہیں۔کیونکہ ان سب جگہوں پر نبی اکرم ﷺ نے دعائیں کی ہیں۔

(۱۳)......مسجدِ نبوی :

صحیح بخاری و مسلم، ترمذی و نسائی، مؤطا مالک اور مسند احمد میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ)). (۱۶۴)۔

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ [رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ] جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آئمہ سلف و محدّثین اور صُلحاء و متّقینِ امّت اس جگہ نمازیں پڑھتے آرہے ہیں اور دعائیں کرتے آرہے ہیں، کیونکہ اس مقام کا [رَوْضَةُ الْجَنَّةِ] ہونا ہی قبولیّتِ دعاء کا واضح سبب ہے۔

(۱۴)......مسجدِ اقصیٰ:

بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

(۱٦۳)سنن کبریٰ بیہقی ۱٦٤/٥، شعب الایمان۷/٦٠٥، سوئے حرم للمؤلّف ص:۲٦٤، مناسك الحج و العمرہ للالبانی، ص:۳۳ ترجمہ محمد منیر قمر۔

(۱٦٤)بخاری : ۱۱۹٦ ـ ۱۸۸۸، مسلم ۱٦۲/۹، ترمذی :۳۹۱٥ـ۳۹۱٦،موطا مالک ۱۹۷/۱، صحیح الجامع ۹۷۸/۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmufiqamar.com
www.KitaboSunnat.com

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی)). (۱۶۵)۔

''تین مسجدوں: مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) اور میری اس مسجد (نبوی) اور مسجدِ اقصیٰ کے سوا (نیکی کی نیّت سے) رختِ سفر نہ باندھا جائے'' ۔

امام شوکانی ؒ نے مسجدِ اقصیٰ کی فضیلت و جوازِ زیارت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں بھی دعاء قبول ہوتی ہے۔(۱۶۶)۔

ان مذکورہ ۱۴ مقامات کے علاوہ جہاں بھی بندے کو حاجت ہو، اپنے خالق و مالک سے مانگے، شرائط و آداب اور اوقات کا لحاظ رکھے تو اللہ تعالیٰ جلد سُنتا اور قبول کرتا ہے۔

دعاء کے ارکان، پَر، اسباب اور اوقات

قاضی عیاض رحمۂ اللہ نے '' الشفاء فی شمائل صاحب الاصطفاء ﷺ '' جلد سوم، ص: ۴۸۷، ۴۹۷ پر لکھا ہے کہ ابن عطاء نے کہا ہے:

((لِلدُّعَاءِ أَرْكَانٌ وَ أَجْنِحَةٌ وَ أَسْبَابٌ وَ أَوْقَاتٌ ، فَإِنْ وَافَقَ أَرْكَانَهُ قَوِيَ وَ إِنْ وَافَقَ أَجْنِحَتَهُ طَارَ فِي السَّمَآءِ وَ إِنْ وَافَقَ مَوَاقِيْتَهُ فَازَ وَ إِنْ وَافَقَ أَسْبَابَهُ أَنْجَحَ .
فَأَرْكَانُهُ : حُضُوْرُ الْقَلْبِ وَ الرِّقَّةُ وَ الْإِسْتِكَانَةُ وَ الْخُشُوْعُ وَ تَعَلُّقُ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ وَ قَطْعَةُ الْأَسْبَابِ، وَ أَجْنِحَتُهُ:

---

(۱٦۵)بخاری :۱۱۸۹۔۱۱۹۰، مسلم ۱۰٤/۹، ۱۰٦، ۱٦۸،۳۱۸، ابو داؤد : ۲۰۳۳، ترمذی :۳٦٦، نسائی ۳۷/۲، ۳۸ ۔

(۱٦٦)تحفة الذاکرین للشوکانی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.mohammedmunirqamar.com
www.KitaboSunnat.com

الـصِّـدْقُ وَمَـوَاقِيْتُـهٗ: اَلْأَسْـحَـارُ، وَأَسْبَابُهٗ: الصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ)). (١٦٧)۔

''دعاء کے کچھ ارکان، پَر، اسباب و ذرائع اور اوقات ہوتے ہیں۔ اگر دعاء کے ارکان پورے ہوں تو وہ قوّتِ پرواز اختیار کر جاتی ہے اور اگر اس کے پَر بھی مکمّل ہوں تو وہ آسمانوں کی طرف اُڑ کر چلی جاتی ہے اور اگر اس کے اوقات بھی مناسب ہوں تو کامیابی ہوگی اور اگر اس کے اسباب بھی میّسر ہوئے تو سمجھو کہ مراد مل گئی۔

اُس کے ارکان: حضورِ قلب، رقّت و نرمی، گڑ گڑاہٹ، خشوع و انکساری، اللہ سے قلبی لگاؤ اور توکّل ہیں۔ صدقِ دل سے دعاء کرنا، دعاء کے پَر ہیں۔ سحری و نیم شبی دعاء کے اوقات ہیں۔ اور دعاء کے وقت نبی ﷺ پر صلوٰۃ (درود شریف) پڑھنا، قبولیّتِ دعاء کے اسباب و ذرائع میں سے ہے''۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

و داعیہ متعاون مراکز دعوت و ارشاد

الدمام ۔ الخبر ۔ الظہران

(سعودی عرب)

(١٦٧) الشفاء قاضی عیاض ٣/ ٧٤٨، ٧٤٩ بشرحہ لملّا علی قاری ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

١ القرآن الکریم .
٢ الادب المفرد .
٣ ارواء الغلیل .
٤ الاذکاد النوویه .
٥ احکام الدعاء .
٦ بلوغ المرام .
٧ بخاری مع الفتح .
٨ تحفه الذاکرین .
٩ ترمذی مع التحفه .
١٠ تفسیرابن کثیر .
١١ جامع الترمذی مع تحفه الاحوذی
١٢ موارد القرآن
١٣ جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ
١٤ ذکرِ الٰہی .
١٥ سلسلة الاحادیث الصحیحه .
١٦ سبل السلام .
١٧ سوئے حرم .
١٨ سنن کبریٰ بیھقی .
١٩ الشفاء للقاضی عیاض .
٢٠ المحلّیٰ .
٢١ مجمع الزوائد .
٢٢ معارف القرآن .
٢٣ شرح بلوغ المرام .
٢٤ شعب الایمان .
٢٥ صحیح ابن ماجه .
٢٦ صحیح الکلم الطیب .
٢٧ صحیح الاذکار .
٢٨ صحیح الترغیب والترھیب .
٢٩ صفة صلوٰة النبی ﷺ .
٣٠ صحیح الجامع الصغیر .
٣١ صحیح ابی داؤد .
٣٢ صحیح مسلم .
٣٣ صحیح بخاری .
٣٤ صحیح ابن حبّان .
٣٥ عمل الیوم و اللیله .
٣٦ فتح الباری .
٣٧ مناسك الحج و العمرة .
٣٨ مشکوٰة .
٣٩ مسند احمد .
٤٠ مسند بزّار .
٤١ مستدرك حاکم .
٤٢ مختصر صحیح مسلم .
٤٣ مصنف عبد الرزّاق .
٤٤ موطأ امام مالك .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید پبلیکیشنز کا پیغام
امت مسلمہ کے نام

☆ مذہبی تعصب، مسلکی عناد اور فرقہ واریت قوم کیلئے زہر ہیں، اِن سے بالاتر ہو کر خالص قرآن کریم اور سنّتِ صحیحہ کی بنیاد پر امت کے شرعی مسائل کا حل تلاش کریں۔

☆ قدیم علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے استفادہ کرتے ہوئے جدید فقہی مسائل میں اجتہاد کر کے فتاوئی صادر کرنے والے دورِ حاضر کے علماء و فقہاء کی کوششوں کے نتائج سے فائدہ اٹھائیں۔

☆ دعوت و تبلیغِ دین میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کرنا تو مصالحِ دینیہ کے خلاف ہے مگر حلال و حرام میں تو رواداری نہ برتیں اور قوانین و مسائل اسلامیہ کو نرم کر کے اسلامی روح کو تو نہ کمزور کر دیں۔

☆ جہالت و بے علمی کا دور گزر گیا۔ نورِ علم کے چراغ لے کر آگے بڑھیں، جہالت کو مٹائیں اور باطل کا بھرپور تعاقب کریں۔

☆ اگر آپ ایسا معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو **"توحید پبلیکیشنز"** کی مطبوعات کا مطالعہ فرمائیے اور اسکا تعاون کیجیے، کیونکہ اسکی مطبوعات کو آپ اسی طرزِ فکر کی حامل اور انہیں صفات سے مزین پائیں گے۔

اِن شآء اللہ

Aadab e Dua

Dua Ki Ahmiyat Aur Fazilath, Sharaite Qhubuliate Dua

Awqate ijabat o Qhubuliate Dua, Mustejabaat Aur

Ghair Mustejaabat Dawaat Log, Maqamate Qhubuliate Dua

URDU
19

Published By

توحید پبلیکیشنز

Tawheed Publications

#43, S.R.K.Garden, Bangalore-41

Email: tawheed_pbs@hotmail.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ